عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۱۲ تا ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۴۱

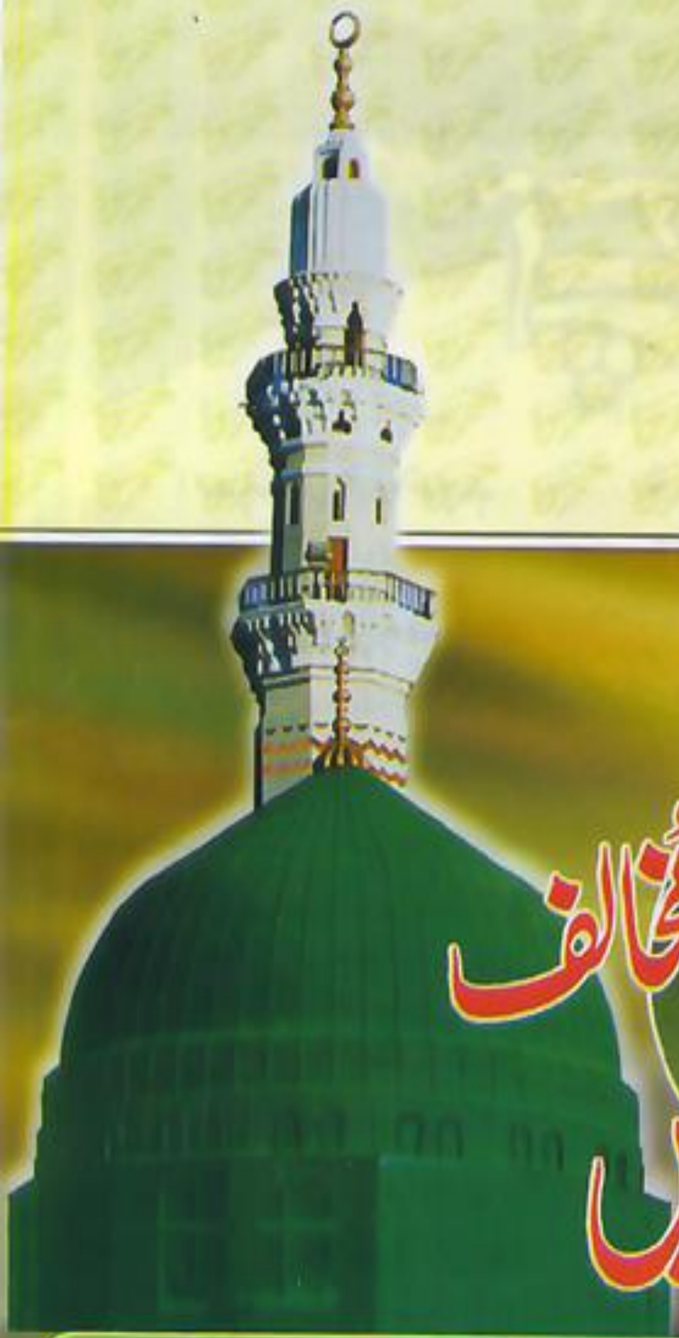

قانون توہین رسالت کے مخالف دو قومی نظریہ کے غدار ہیں

قاری حنیف جالندھری

چیف جسٹس قادیانیوں کی ارتدادی اور غیر قانونی سرگرمیوں کا ازخود نوٹس لیں، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

عقیدہ توحید کی بقا بھی تحفظ ختم نبوت میں مضمر ہے۔ مولانا زبیر اشرف عثمانی

ہم سب کو باہمی اتحاد و یگانگت سے ملک کو قادیانی گرداب سے نکالنا ہوگا۔ مولانا فضل رحیم

اٹھائیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے علماء و مشائخ کا خطاب

حکومت اپنے سفارتی ذرائع سے قادیانی لابی کے جھوٹے واویلا کے سدباب کے لئے فہم و تدبر کا مظاہرہ کرے۔ سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

ذات پات نہیں، تقویٰ مقدم ہے

فیصل احمد، کراچی

س:...... میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں، لیکن میرے والدین دو وجوہات کی بنا پر اس رشتے سے انکاری ہیں، پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ لڑکی ہماری ذات یا برادری سے نہیں ہے، دوسری وجہ وہ مجھ سے ایک ماہ بڑی ہے۔ کیا میرے والدین کا یہ طرزِ عمل درست ہے؟ کیا شریعت میں ذات پات کی گنجائش موجود ہے؟ اگر نہیں تو میں اپنے والدین کو کیسے سمجھاؤں؟ اس بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ جبکہ میں نے پڑھا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پھر یہ انوکھا رواج کہاں سے آیا کہ ذات یا برادری سے باہر شادی نہیں کر سکتے؟

ج:...... شریعت میں ذات پات کا نہیں تقویٰ اور دین داری کا لحاظ ہے۔ تاہم آپ اپنی مرضی سے کوئی قدم نہ اٹھائیں والدین جہاں رشتہ کریں ان کی رضامندی کو مقدم رکھیں۔

اذان واقامت کا صحیح تلفظ

بدر عالم، کراچی

س:...... ہماری مسجد کے موذن اذان یا تکبیر دیتے وقت ''اشہد ان لا الہ'' کی بجائے ''اشھدون لا الہ'' پڑھتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

ج:...... اس کا صحیح تلفظ تو کسی قاری صاحب سے سن کر ہی کیا جاسکتا ہے، بہرحال مسجد کے موذن صاحب کا اشھدون لا الہ کہنا درست نہیں، بلکہ صحیح یہ ہے: ''اشہد ان لا الٰہ الا اللہ''

س:...... بعض لوگ عصر کی نماز کی اذان سے پانچ دس منٹ پہلے تک پڑھ رہے ہوتے ہیں، کیا یہ صحیح عمل ہے؟

ج:...... عصر کی نماز سے پہلے نماز، نوافل اور تلاوت وغیرہ بالکل صحیح ہے، عصر کی نماز کے بعد نوافل مکروہ ہیں باقی قضا، سجدہ تلاوت، نماز جنازہ اور تلاوت وغیرہ سب جائز ہے۔

نیم برہنہ حالت میں مالش کرانا

ارشد علی، سعودی عرب

س:...... مسح یا مساج کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ جو لوگ سڑکوں پر بیٹھ کر مساج کراتے ہیں، جس سے انسان نیم برہنہ نظر آتے ہیں، ہر آنے جانے والے کی نظریں ان پر پڑتی ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ستر ہے، اس کے علاوہ جسم کے دوسرے حصے مرد، مردوں کے اور عورت، عورتوں کے دیکھ سکتے ہیں، مگر بلا ضرورت یا چوراہوں پر بیٹھ کر جسم ننگا کر کے اس طرح مالش کروانا اگر ستر ڈھکا ہوا بھی ہو، مناسب نہیں۔ اگر ضرورت ہو تو حیاء کا تقاضا یہ ہے کہ کسی اوٹ یا کمرہ وغیرہ میں بیٹھ کر مالش کروائی جائے۔ نیم برہنہ ہو کر یا ناف سے گھٹنے تک جسم کا کوئی حصہ ننگا کر کے مالش یا مساج کرانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں اعضائے مستورہ کو دیکھنے اور دکھانے والے کو ملعون فرمایا گیا ہے۔

داڑھی رکھنے والے کو مولانا یا مولوی کہنا

عمران احمد قریشی، کراچی

س:...... آج کے دور میں مسلمان داڑھی تو رکھ لیتا ہے مگر اس کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا اور ہمارے مسلمان بھائی انہیں مولانا صاحب یا مولوی صاحب کہہ کر پکارتے ہیں، اس طرح جو عاقبت نااندیش بھی ہوتے ہیں جو حلیہ مسلمانوں کی طرح بنالیتے ہیں اور وہ نام کے مسلمان ہی ہوتے ہیں لوگ انہیں بھی مولوی یا مولانا صاحب پکارتے ہیں، جبکہ ایسے افراد انتہا پسندی کے کاموں میں حصہ لے کر مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

ج:...... مولانا یا مولوی صاحب کا لفظ لغت کے اعتبار سے تو دوست، حبیب اور سردار کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن اصطلاح میں یہ لفظ کسی باقاعدہ عالم و فاضل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، بہرحال یہ عزت و توقیر کا لفظ ہے تو اسی انسان پر بولا جائے جو علم و عمل اور شکل و شباہت کے اعتبار سے اس کا اہل ہو۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۱۲ تا ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۰۹ء شمارہ: ۴۱

اس شمارے میں!

دینی حمیت و غیرت	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
ان کے سر پر تاج ہے ختم نبوت کا	۸	سید سلمان گیلانی
آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۹	قاضی احسان احمد
آپ حج کیسے کریں؟ (۳)	۱۴	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان...	۱۹	مولانا مفتی خالد محمود
حسن خلق کی اہمیت	۲۳	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
مولانا عبداللہ شہیدؒ	۲۵	عبدالرؤف محمدی

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London. SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کا بیان

حدیثِ پاک کی دعوت یہ ہے کہ آدمی کو اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ غنیمت سمجھنا چاہئے، اگر اللہ تعالیٰ نے طاعات کی توفیق عطا فرما رکھی ہے تو زیادہ سے زیادہ سرمایۂ آخرت جمع کرنا چاہئے، اور خدانخواستہ بُرائیوں میں مبتلا ہے تو اسے ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے سے باز آنا چاہئے، جو کچھ اب تک کرچکا ہے اس کے تدارک و تلافی کی فکر کرنی چاہئے، کیونکہ آنکھیں بند ہوتے ہی موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا، پھر نہ کسی نیکی میں اضافہ کرسکتا ہے اور نہ کسی بُرائی کے تدارک کی گنجائش ہے، اِلَّا مَنْ تَغَمَّدَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهٖ!

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے حیلے سے دُنیا بٹوریں گے، وہ لوگوں کے سامنے (اپنے زُہد کا اظہار کرنے کی غرض سے) بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے، نرمی کی وجہ سے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی، اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم میری وجہ سے غرہ ہو؟ بلکہ کیا مجھ پر جرأت کرتے ہو؟ پس مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان لوگوں پر انہی کے ہاتھوں ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے دانش مندوں کو بھی حیران کردے گا۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۹۳)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہیں، اور جن کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں، پس میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ ان کو ایسے فتنے میں ڈالوں گا جو ان کے دانش مندوں کو بھی حیران کردے گا، کیونکہ یہ لوگ میری وجہ سے غرہ ہیں، بلکہ مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔“

ان احادیث میں ایسے لوگوں کی شدید مذمت ہے جو طاعت و بندگی اس لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں، اور جنھوں نے دین کو دُنیا طلبی کا حیلہ بنا رکھا ہے، بظاہر بڑی شیریں کلامی اور چرب زبانی سے باتیں کرتے ہیں، لیکن ان کے دل حق تعالیٰ شانہٗ کے ذکر اور اس کی محبت و عظمت سے معمور نہیں، بلکہ حسد و کینہ اور دُنیا کی خواہش وطلب سے سیاہ ہیں، یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حلم سے دھوکے میں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جری ہیں کہ اپنے عمل پر نادم و پشیمان نہیں، بلکہ اسے ہنر و کمال سمجھتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: انہیں ایسے فتنے میں ڈالوں گا جس سے نکلنے کی کوئی تدبیر ان سے نہ بن پڑے گی، اور ان کے ذہین اور ہوشیار لوگ بھی حیران و ششدر ہوکر رہ جائیں گے، نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زبان کی حفاظت کا بیان

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا: یا رسول اللہ!

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو، اور چاہئے کہ تم کو سمائے رکھے تمہارا گھر، اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۹۳)

مطلب یہ کہ اگر بغیر مؤاخذے کے نجات چاہتے ہو تو تین باتوں کا التزام کرو، ایک یہ کہ زبان قابو میں رکھو، اور کوئی لفظ بےضرورت اس سے صادر نہ ہو، دوم یہ کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہو، بےضرورت کسی سے نہ ملو، سوم یہ کہ اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں پر اشکِ ندامت بہاتے رہو۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضا زبان کی منت و سماجت کرتے ہیں، اس سے کہتے ہیں کہ: ہمارے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ ہم سب تیری بدولت (اچھے یا بُرے) ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے (چلنے پر مجبور) ہوجائیں گے۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۹۳)

انسان کے تمام اعضاء اس کے دل کے تابع ہیں، اور اسی کے اَحکام کی تعمیل کرتے ہیں، جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

”سن رکھو! کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہو تو تمام جسم صحیح رہتا ہے، اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، سن رکھو! کہ وہ دل ہے۔“ (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۲۴۱)

(جاری ہے)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

ناموسِ رسالت کا تحفظ

اور

دینی حمیت وغیرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دورِ حاضر فتنوں اور فتنہ پردازوں کے عروج کا دور ہے، چنانچہ آئے دن کوئی نہ کوئی نیا فتنہ کھڑا ہوتا ہے اور فتنہ زدہ قلوب اس کی طرف اس تیزی سے لپکتے ہیں جیسے بھوکا کھانے کی طرف۔

قربِ قیامت میں فتنوں کا پیدا ہونا اور کثرت سے ان کا ظہور، شیوع اور پھیلنا، کوئی انہونی اور انوکھی بات نہیں، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سوا چودہ سو سال قبل اس کی نشاندہی فرمائی تھی، لہٰذا ان فتنوں کے ظہور کا غم نہیں، بلکہ دکھ اس بات کا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے فتنوں اور فتنہ پردازوں سے نفرت کا احساس اور ان کے سدباب کا جذبہ کم سے کم بلکہ ناپید ہوتا جارہا ہے۔

اس صورتِ حال اور انحطاط وتنزل کے وجوہ واسباب کچھ بھی ہوں، مگر بہرحال تکلیف دہ امر یہ ہے کہ ان فتنوں اور فتنہ پردازوں کے خلاف ایک مخلص مسلمان اور باغیرت انسان کو جو نفرت وعداوت ہونی چاہئے، اس کی سطح روز بروز کم سے کمتر ہوتی محسوس ہورہی ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ خدانخواستہ ان ہوا وہوس کے پجاری فتنہ پردازوں اور ان کے برپا کردہ فتنوں کو گوارا کرنے یا انہیں برداشت کرنے کا ذہن بنالیا گیا ہو؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم مداہنت کی حد تک دینی حمیت میں گراوٹ کا شکار ہوچکے ہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ ہمارے منبر ومحراب، زبان وبیان اور قلم وقرطاس میں تردیدِ باطل کی پہلے جیسی گھن، گرج، ہمت، جرأت، حمیت اور غیرت کیوں نہیں؟

ہائے افسوس کہ ہماری اس حالت وکیفیت پر بعض بدباطن ہمیں مداہنت فی الدین یا وہن کا طعنہ دینے لگے ہیں، اور چشم بددور اب تو یہاں تک کہا جانے لگا ہے کہ تم نے ان فتنہ پردازوں اور ان کے فتنوں کے خلاف زبان وقلم کو اس لئے روک رکھا ہے کہ تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم نے اگر ان کے خلاف اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیا تو تمہاری شہرت وعظمت پر دھبہ اور تمہاری صلح کل پالیسی پر حرف آئے گا، دوسرے الفاظ میں تم نے ان فتنوں کے مقابلہ میں خاموشی یا مداہنت کا یہ طرزِ عمل اس لئے اختیار کررکھا ہے کہ کہیں لوگ تمہیں تنگ نظری اور بنیاد پرستی کا طعنہ نہ دیں اور تمہاری وسیع النظری پر حرف نہ آئے؟

اے کاش! کہ کل تک جو لوگ ہماری طرف دیکھتے تھے اور ہماری ایک آواز پر جان ومال لٹانے اور دین ومذہب اور ناموسِ رسالت پر اپنا سب کچھ

نچھاور کرنے کو تیار نظر آتے، آج وہی اغیار کے پروپیگنڈا کا شکار اور ان کے مفادات کے محافظ ہیں، جب سے ہم نے اپنے حصہ کا کام چھوڑ دیا ہے، ہمارے اپنے بھی ہمارے خلاف سوچنے اور بولنے پر مجبور ہو گئے۔

بلاشبہ ان طعنہ بازوں کا یہ طرز عمل غلط ہے اور سو فیصد غلط ہے، تاہم یہ بات تو اپنی جگہ ہے کہ ہمارے اندر وہ پہلے کا سا جذبہ اور ہمت و جرأت نہیں رہی اور ہم بہر حال مصلحتوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ جب ہی تو ہر طرف خاموشی ہے، دوسری طرف اس کے مقابلہ میں فتنہ پرداز قادیانی، عیسائی اور ملحد برساتی مینڈکوں کی طرح ابل ابل کر سامنے آ رہے ہیں اور وہ سیدھے سادے مسلمانوں کے دین وایمان کو مشکوک ومتزلزل کر رہے ہیں۔

الغرض ہمیں سو بار سوچنا چاہئے کہ آخر ہمیں اپنی ذات، ذاتی منافع اور اپنی شخصیت کی عظمت اور شہرت کا خیال ہے تو دین ومذہب کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں اور مذہب وملت کو مونڈنے والے فتنوں، بدعات وہوائے کے سدباب کا اور اسلام اور شعائر اسلام کی حفاظت وصیانت کا پاس واحساس کیوں نہیں؟ اگر ایسا نہ کیا تو نعوذ باللہ ہم دین ومذہب کی عظمت، حفاظت اور صیانت پر اپنی ذات اور شخصیت کو ترجیح دینے کی ناروا جسارت کے مرتکب قرار پائیں گے۔

اسی لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حمیت وغیرت کی اہمیت اور مداہنت فی الدین کی قباحت وشناعت کے بارہ میں حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی قدس سرہ کی چند تصریحات نقل کر دی جائیں، لیجئے ملاحظہ فرمائیں:

’’حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے مکتوبات جلد دوم کے مکتوب ۲۹ میں مداہنت اور صلح کل رہنے کی مذمت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: مخدوما! اہل زمانہ کی زبانوں پر عام طور پر یہ بات چڑھی ہوئی ہے کہ صوفیاء کرام کا مسلک ومشرب یہ ہے کہ مخلوق کے حال سے بالکل تعرض نہ کیا جائے اور کسی سے بُرے نہ بنیں، چونکہ یہ بات خلاف واقعہ ہے اور بہت سے فتنوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، اس لئے دل میں یہ آیا کہ اس بارے میں کچھ لکھا جائے۔ مکرما! جو شخص اس قسم کا لغو خیال رکھتا ہے (امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو مسلک صوفیاء کے خلاف کہتا اور سمجھتا ہے) پتہ نہیں کہ وہ کس جماعت کے صوفیاء کے متعلق یہ بات کہتا ہے۔ ہمارے پیروں یعنی مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا طریقہ خود اتباع سنت اور اجتناب از بدعت ہے، جیسا کہ ان حضرات کی کتابوں سے اور ان کے رسائل سے یہ بات ظاہر وہویدا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ جو کہ اکابر صوفیاء میں سے ہیں فرماتے ہیں: ’’جو شخص صاحب بدعت سے محبت رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کا عمل حبط کر دے گا اور اس کے قلب سے ایمان کی نورانیت سلب کر لے گا اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ یہ جان لے گا کہ کوئی شخص صاحب بدعت سے بغض رکھتا تھا تو اس بغض رکھنے والے کو یقیناً بخش دے گا، اگرچہ اس کے نیک عمل قلیل ہی کیوں نہ ہوں۔ اے مخاطب! تو جب کسی بدعتی کو ایک راستے پر چلتا دیکھے تو دوسرا راستہ اختیار کر لے۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں لعنت فرمائی ہے: ’’جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت پڑتی ہے، نہ ایسے شخص کا فرض قبول نہ نفل۔‘‘

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ’’اے عائشہؓ! وہ لوگ جنہوں نے دین میں تفریق پیدا کی اور گروہ در گروہ ہوئے، وہ اصحاب بدعت اور ارباب ہوا وہوس ہیں، ان کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی، میں ان سے بری ہوں، وہ مجھ سے۔ اگر مشرب صوفیاء کرام ترک امر بالمعروف ہوتا تو کیوں ایک عظیم الشان صوفی یہ فرماتا کہ: جس روز صوفیوں کے درمیان امر بالمعروف نہی عن المنکر کا کام نہ ہو، اس دن کو اچھا دن نہ سمجھیں۔ پس مطلب ظاہر ہے کہ جس روز صوفیاء مداہنت برتیں وہ دن خیر کا دن نہیں ہے۔

کامل ایمان والا بندہ: حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بندہ صریح ایمان نہیں پا سکتا، تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بغض نہ کرے، جس میں یہ صفت پیدا ہوگی کہ وہ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہے اور اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے تو وہ مستحق ولایت ہوگیا۔“ (رواہ احمد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھا اور اللہ تعالیٰ کے لئے عطا کیا اور اور اللہ تعالیٰ کے لئے منع کیا، اس کا ایمان کامل ہوگیا۔“ (رواہ ابوداؤد)

(اس کے بعد اس مضمون کی چند اور احادیث پیش کی ہیں)

دین کے لئے محبت اور دشمنی: سچ تو یہ ہے کہ دوستانِ محبوب سے محبت اور دشمنانِ محبوب سے عداوت، لوازم محبت سے ہے، محب صادق بے اختیار ان دونوں باتوں کو عمل میں لاتا ہے اور ”کسب تعمل“ کا محتاج نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ... الخ تمہارے لئے بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ کی چال۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ، اذ قالوا لقومھم انا برأؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم الداوۃ والبغضا ابداً حتی تومنوا باللہ وحدہ۔ (تم کو چال چلنی چاہئے اچھی ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے جب انہوں نے کہا اپنی قوم کو کہ ہم الگ ہیں تم سے اور ان سے کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بیر ہمیشہ کو یہاں تک کہ تم یقین لاؤ اللہ تعالیٰ اکیلے پر)۔ (سورۃ ممتحنہ)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ طالب حق کو (غلط قسم کے لوگوں سے) ”بیزاری“ بھی ضروری و ناگزیر ہے (اس کے بعد چند آیات اس مضمون کی اور پیش کی ہیں) ”اہل وحدت وجود“ میں جو حضرات مستقیم الاحوال ہیں ان کا دین متین میں متشرع اور پختہ ہونا مشہور و ماثور ہے، تحریر کا محتاج نہیں۔

عجیب تماشے کی بات ہے کہ جو لوگ مشرب ”کم آزاری“ اور مسلک ”صلح کل“ اختیار کئے ہوئے ہیں، وہ یہود، جوگیہ، براہمہ اور زنادقہ وغیرہم کے ساتھ تو اچھے ہیں۔ ان سے صلح، صحبت، انبساط، محبت رکھتے ہیں لیکن اہل سنت و جماعت ہے جو فرقۂ ناجیہ ہے ان سے غلظت و عداوت کا معاملہ کرتے ہیں۔ ان کی صلح دوسروں سے ہے، اس جماعت حقہ کو ایذا و آزار پہنچاتے اور اس کو بیخ و بن سے اکھاڑنا چاہتے ہیں۔ اچھی ”صلح کل“ پالیسی ہے کہ محمدیوں سے عداوت اور ”غیر محمدیوں“ سے محبت و مودت، خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ اگر ترک تعرض محمود ہوتا تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجبات دین سے نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ امر و نہی کرنے والوں کو خیر امت کا لقب نہ دیتا۔“ (بیس مردان حق ص: ۸۹۳تا۸۹۵)

حضرت میرٹھی قدس سرہ کی منقولہ یہ چند تصریحات اور حوالہ جات ہمارے مناسب حال ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پیش نظر رہے کہ حق گوئی و امر بالمعروف میں حکمت اور موعظہ حسنہ کو ترک نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کو چڑانا یا جوش دلانا ہو، تاہم نفس مضمون کی اشاعت اور بدعات و رسومات خصوصاً دور حاضر کے فتنوں اور فتنہ پردازوں کے خلاف حکمت و دانش مندی کے ساتھ اور اپنے احباب و وسائل کو استعمال کرتے ہوئے آواز اٹھانا اور مسلمانوں کا دین و ایمان بچانا ہم سب کا فرض ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

انؐ کے سر پر تاج ہے ختم نبوت کا

سید سلمان گیلانی

جس مٹی میں دفن وہ جگ کا والی ہے
اس کی شان اور عظمت عرش سے عالی ہے
اور پیدا ہوئے جونہی سر رکھ دیا سجدے میں
موت تو موت ہے پیدائش بھی نرالی ہے
نبیؐ تو نبی ہے زندہ ہے ان کا روضہ بھی
جس کا گنبد سبز، سنہری جالی ہے
انؐ کے سر پر تاج ہے ختم نبوت کا
جن کا مکھ ہے گورا کملی کالی ہے
ختم نبوت اور حیات کے منکر کا
دل ایمان سے، کھوپڑی عقل سے خالی ہے
چیلے چانٹے پاکستان میں چھوڑ کے خود
گرو نے لندن بھاگ کے جان بچالی ہے
مرزے کے سب کرتوت بخاریؒ کھول گیا
اب تو اس کا نام بھی لینا گالی ہے
مرزائی کافر ہیں مفتی صاحبؒ نے یہ
بات آئین میں بھٹو سے لکھوالی ہے
اس میں جو ترمیم کی باتیں کرتا ہو
تم ہی بتاؤ حرامی ہے کہ حلالی ہے
کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ اس کو بدلے
الطاف ہو یا تاثیر ان کی خام خیالی ہے
پی پی نے ایسا کیا تو پھر
پی پی کی بھی پی پی بجنے والی ہے
عشق نبی میں رنگے ہیں سلمان کے شعر
خواجہ خان محمد کی جو دعا لی ہے

اٹھائیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

کی جھلکیاں اور علماء و مشائخ کے بیانات

ضبط و ترتیب: قاضی احسان احمد

☆ چیف جسٹس ملک بھر میں قادیانیوں کی ارتدادی اور غیر قانونی سرگرمیوں کا ازخود نوٹس لیں: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

☆ قانون توہین رسالت کے مخالف ملک دشمن اور دو قومی نظریہ کے غدار ہیں: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

☆ ہم سب کو باہمی اتحاد و یگانگت سے ملک کو قادیانی گرداب سے نکالنا ہوگا: مولانا فضل رحیم

☆ عقیدہ توحید کی بقا بھی تحفظ ختم نبوت میں مضمر ہے: مولانا زبیر اشرف عثمانی

☆ حکومت اپنے سفارتی ذرائع سے قادیانی لابیوں کے جھوٹے واویلا کے سد باب کے لئے فہم و تدبر کا مظاہرہ کرے: سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونے والی ''آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ناموس رسالت ہمارے دین وایمان کی اساس کے قیام واستحکام کا ذریعہ ہے۔ ناموس رسالت کے قوانین مخصوص وقتی مصلحتوں کے نہیں بلکہ ابدی مصلحتوں کے آئینہ دار اور اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت ہیں۔ امتناع توہین رسالت قوانین کے غلط استعمال کا شور وغوغا، بھونڈا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے۔ قادیانی سربراہ مرزا مسرور، این جی اوز، اور غیر تاثیر سیکولر لابیوں کی گیدڑ بھبکیوں سے گستاخان رسول کے لئے تجویز کردہ سزائے موت کے قرآنی وآسمانی فیصلے کو نہیں بدلا جاسکتا۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامیان پاکستان اس شر یر الوجود کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ کسی مقتدر شخصیت کی توہین وتحقیر سے محدود قریبی حلقہ اور فرد خاص متاثر ہوتا ہے۔ جب کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت وبے ادبی کے واقعات سے پورا معاشرہ اور عالم میں بسنے والے تمام امتی نہ صرف متاثر ہوتے ہیں بلکہ اپنے ایمانی وعرفانی اور روحانی تعلقات کی بنیاد پر گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم کرتے ہیں۔ کانفرنس کی اس نشست کی صدارت مرکزی شوریٰ کے ممبر قاضی فیض احمد نے کی۔

کانفرنس کے افتتاحی سیشن سے مولانا فضل رحیم لاہور، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا تقی الدین شامزئی کراچی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالوحاب جالندھری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام حسین، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی خالد میر، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا عبداللطیف تونسوی، مولانا زبیر اشرف عثمانی، مولانا تجمل حسین، مولانا قاری کامران احمد سمیت متعدد مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ملکی بغاوت کرنے والے پر فرائض غفلت اور حقوق ملکیت سمجھ کر بارود و بمباری کی برسات کی جائے، اور باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی اہانت کرنے والے لوگوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے اور شریعت اسلامی میں مقرر کردہ حد سزائے موت کو وحشت وبربریت سے تعبیر کیا جائے۔

سوات اور قبائلی علاقہ جات میں حکومتی رٹ قائم کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ چناب نگر میں قادیانی گروہ، قانون شکنی اور آئین سے بغاوت کر کے ملک بھر میں فتنہ وفساد کا موجب بنا ہوا ہے۔ قادیانیوں کے اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور عدالت عظمیٰ ملکی رٹ کے متصادم ہیں۔ لہٰذا چناب نگر میں حکومتی عملداری کو یقینی بنایا جائے۔ مولانا فضل رحیم نے کہا کہ قادیانی گروہ نصوص قطعیہ اور صریحہ میں تحریفات باطلہ اور ناقابل قبول تاویلات کا مرتکب ہے۔ اس لئے ان کا کفر الحاد وزندقہ کے زمرے میں آتا ہے۔ ملک میں قادیانیت نوازی کی بہتات میں اضافے کے سبب ہم سب کو باہمی اتحاد و یگانگت سے ملک کو قادیانی گرداب سے نکالنا ہوگا۔ مولانا زبیر اشرف عثمانی نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ افضل ترین عبادت ہے، عقیدہ توحید کی بقاء بھی تحفظ ختم نبوت میں مضمر ہے۔ ملک کی اسلامی دفعات کو کھیل تماشا اور بازیچہ اطفال نہ بنایا جائے۔ توہین رسالت ایکٹ ختم کرنا لاقانونیت پیدا کرتا ہے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ اسلامی

سزاؤں اور ناموس رسالت ایکٹ کا تمسخر و مذاق اڑانے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر دنیا میں لوٹ مار، کرپشن، اور گستاخی رسول کے بڑھتے ہوئے واقعات کا خاتمہ ممکن ہی نہیں۔ حکمرانوں کی من مانی پالیسیوں نے شرعی عدالتوں کو غیر مؤثر کر دیا ہے۔ نامور دینی اسکالر مولانا عبدالقیوم حقانی نے کہا کہ دین اسلام کی بقاء کے لئے فتنہ ارتداد کا خاتمہ ضروری ہے۔ نفوس قدسیہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمان میں منکرین ختم نبوت اور فتنہ ارتداد کا قلع قمع کر کے سبقت کا اعزاز حاصل کیا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ قادیانیوں نے مذہبی آزادی اور فراڈ مظلومیت کے بل بوتے عالمی سطح پر مسلمانوں کو بدنام کرنے کا لامتناہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ حالانکہ تمام اقلیتوں سے زیادہ قادیانیوں کو کلیدی عہدے اور مراعات حاصل ہیں۔ مولانا تقی الدین شامزئی نے کہا کہ قانون رسالت میں ترمیم وتنسیخ کے خلاف بھرپور انداز میں اجتماعی مزاحمت کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ اشتعال پذیر اور جذباتی ذہنیت کے مالک قادیانی تمام امت مسلمہ کے قتل کو جائز قرار دے کر اشتعال انگیزی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ مولانا غلام حسین نے کہا کہ حکمران اور سیاست دان ملک میں تصادم کی راہ ہموار کر رہے ہیں، جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کے تحفظ و سالمیت اور نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کا نام ہے۔ مولانا عبداللطیف تونسوی نے کہا کہ ناموس رسالت قوانین کو ختم کرنے والے اپنے منطقی انجام کو پہنچیں گے۔ قیامت تک ناموس رسالت کے تحفظ کا فریضہ ادا ہوتا رہے گا۔ مولانا عبدالوحاب جالندھری نے کہا کہ غداران ختم نبوت کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ قادیانی اسرائیل اور بھارت ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کو چھپانے کے لئے الطاف حسین جیسی سیاسی شخصیات کو استعمال کر رہے ہیں۔

کانفرنس میں دہشت گردی، کیری لوگر بل، بلیک واٹر کی موجودگی، لوڈ شیڈنگ، مہنگائی، ڈرون حملے، اور امریکی سفارت خانے کی توسیع کا بھی گہری تشویش وتحفظات کا اظہار کیا گیا۔ کانفرنس میں عہد کیا گیا کہ جانوں پر کھیل کر تحفظ ناموس رسالت قوانین اور قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم کا

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆...... کانفرنس کا آغاز صبح ۱۰ بجے معاون امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی دعا سے ہوا۔

☆...... سیکورٹی کے فول پروف انتظامات دیکھنے میں آئے۔

☆...... اجتماع میں اکابرین ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا تذکرہ بھی ہوتا رہا۔

☆...... پنڈال کو خوبصورت بینروں اور شان ختم نبوت کے پرچموں سے سجایا گیا تھا۔ بینروں پر قانون توہین رسالت میں ترمیم نامنظور اور مرزا قادیانی اور قادیانی نواز لابیوں کے خلاف نعرے درج تھے۔

☆...... اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ کانفرنس کا پنڈال اتحاد امت اور باہمی اخوت کی مثالی منظر کشی کر رہا تھا۔

☆...... دریائے چناب کا پل پینا فلیکس اور پول بینروں سے سجایا گیا تھا۔

☆...... اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔

☆...... حسب سابق عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ جو کہ عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی، اور فتنہ قادیانیت کے متعلق شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

☆...... مغرب کی نماز کے بعد معروف روحانی شخصیت مولانا قاضی ارشد الحسینی نے بیان کیا اور مولانا میاں محمد اجمل قادری نے مجلس ذکر کرائی۔

☆...... شرکاء کے لئے استقبالیہ، پارکنگ، گیسٹ ہاؤس، واٹر سپلائی، فری ڈسپنسری اور خورد ونوش کا انتظام کیا گیا تھا۔

☆...... کانفرنس کے داخلی وخارجی راستوں پر خوش آمدید کے بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔

☆...... کانفرنس میں اسکولز، کالجز، دینی مدارس کے طلباء اور سول سوسائٹی کے نمائندے جلوسوں اور ریلیوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

☆...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ان کی ورکنگ ٹیم نے حاضرین، مندوبین اور مقررین کا مثالی استقبال کیا۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال پر خفیہ اداروں اور پولیس انتظامیہ نے آہنی محاصرہ قائم کر رکھا تھا۔

☆...... مختلف علاقوں سے کارکنان ختم نبوت، نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت زندہ باد، خاتم الانبیاء مصطفیٰ مصطفیٰ اور ''بخاریؒ تیرا قافلہ رواں دواں رواں دواں'' کے نعرے بلند کرتے ہوئے قافلوں کی شکل میں پنڈال میں پہنچے۔

☆...... سیکورٹی خدشات کے پیش نظر مرکز ختم نبوت کی ملحقہ سڑکوں کو عارضی طور پر بند کیا گیا تھا اور جگہ جگہ پر پولیس انتظامیہ نے عارضی چیک پوسٹیں قائم کر رکھی تھیں۔ شرکاء کو جامہ تلاشی کے بعد واک تھرو گیٹس

ہر قیمت پر دفاع کیا جائے گا۔ کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ چناب نگر میں قادیانیوں کی جانب سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں کے فرسودہ جابرانہ نظام کا خاتمہ کیا جائے۔

کانفرنس کے اختتامی سیشن کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری، مولانا سید عبدالمجید ندیم، وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد عالم طارق، وفاقی وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمن، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا محمد طیب لدھیانوی، ایڈووکیٹ منظور احمد میواور سید سلمان گیلانی نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ آئین کا مذاق اڑانے والے پرویز مشرف کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کروانے والے مسلمانوں کو سلمان تاثیر اور عاصمہ جہانگیر وغیرہ کے خلاف بھی توہین رسالت قوانین کا مذاق اڑانے پر شدید احتجاج کرنا چاہئے تھا۔ ہم چیف جسٹس آف پاکستان چوہدری محمد افتخار سے اپیل کرتے ہیں کہ ملک بھر میں قادیانیوں کی ارتدادی تبلیغی اور غیر قانونی سرگرمیوں کا ازخود نوٹس لیں اور تحفظ ناموس رسالت قوانین کا مذاق اڑانے والوں کا آئینی محاسبہ کرکے امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کریں۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے والے پاکستان کے دشمن اور دو قومی نظریہ کے غدار ہیں۔ ایسے عناصر کو اللہ رب العزت ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے جبکہ آقا دو جہاں کی ناموس رسالت کا جھنڈا تا قیامت لہراتا رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مدارس العربیہ کے پہلے سے طے شدہ معاملات کو نہ چھیڑے۔ یہ مدارس دین اسلام کے قلعے اور امن کا گہوارہ ہیں۔ دینی مدارس کا دہشت گردی کے ساتھ تعلق جوڑنا یہ سب غیر ملکی این جی اوز کی کارستانی ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا

سے گزار کر پنڈال میں جانے کی اجازت دی گئی۔

☆...... کانفرنس میں مبصرین کے علاوہ صحافیوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء نے پورے انہماک اور ہمہ تن گوش ہو کر مقررین کے بیانات سماعت کئے۔

☆...... ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے اسال اسٹیج مغربی جانب کی بجائے شمالی جانب سجایا گیا۔

☆...... سرگودھا، چنیوٹ اور چناب نگر کے مضافاتی علاقوں سے مجاہدین ختم نبوت کے جانباز کارکن موٹر سائیکلوں کے ذریعے پنڈال میں پہنچے۔

☆...... کانفرنس میں سامعین مجاہدین ختم نبوت پر قادیانی مظالم کی داستانیں سن کر آبدیدہ ہو گئے۔

☆...... کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ پر بھی نشر کی گئی۔

☆...... مقررین اپنے بیانات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جہد مسلسل اور پرامن تبلیغی جدوجہد کو خراج عقیدت پیش کرتے رہے۔

☆...... معروف نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں خراج عقیدت پیش کرنے پر سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

☆...... بجلی کے بحران کے باعث ہیوی جنریٹروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو رات کو بھی روشن دن کا ساماں پیش کر رہے تھے۔

☆...... سیکورٹی کے حوالہ سے باوردی رضا کاران ختم نبوت کا ڈسپلن مثالی تھا۔

☆...... خطبہ جمعہ اور امامت کے فرائض مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے سرانجام دیئے۔

☆...... نماز جمعہ کے موقع پر وسیع وعریض پنڈال تنگ پڑنے پر شرکاء نے سڑکوں اور مدرسہ ختم نبوت کی چھتوں پر نماز جمعہ ادا کی۔

☆...... حاضرین کے لئے خورد و نوش کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ قاری محمد ابراہیم کے رفقاء نے نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

☆...... کانفرنس کے منتظمین نے خورد و نوش کے سلسلہ میں تجربہ کار باورچیوں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔

☆...... ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے لئے عارضی کیمپوں میں شرکاء سالانہ رقوم جمع کراتے رہے۔

☆...... شرکاء احتساب قادیانیت، تحفہ قادیانیت، قادیانی شبہات کے جوابات، خطبات امیر شریعت "کلیات اشعر" کے سیٹ خریدتے رہے۔

☆...... کانفرنس کے باہر بک اسٹالوں نے اردو بازار کا منظر پیش کیا۔ شائقین رد قادیانیت پر مختلف مصنفین کی کتب خریدتے رہے۔

☆...... باوردی رضا کاران اپنی ڈیوٹیوں پر مورچہ زن تھے۔ شرکاء کے ساتھ خوش اسلوبی اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آتے رہے۔

☆...... سیکورٹی کے فرائض جامعہ دار القرآن فیصل آباد اور جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے طلباء اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے تربیت یافتہ افراد نے دیئے۔ جبکہ سیکورٹی پلان کے نگران عبدالرؤف روفی مانسہرہ اور ان کے رفقاء تھے۔

☆☆☆

مسرور قادیانی سمیت تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا مسرور سمیت تمام قادیانی اگر دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں۔

مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت کے را اور موساد سے گہرے روابط ہیں۔ جس کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ چھ سو سے زائد پاکستانی قادیانیوں کو اسرائیلی فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ غیر ملکی خفیہ ایجنسیاں ملک میں ایمرجنسی اور بے چینی کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے کروڑوں کے حساب سے قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ فراہم کررہی ہیں۔ یہ ان کا حق نمک ادا کرتے ہوئے ملک کے اہم اور خفیہ راز اور اہم مقامات کے نقشوں کا سرقہ کرکے ملک دشمن ممالک کو کوآپریٹ کررہے ہیں۔ لہٰذا قادیانی جماعت پر پابندی عائد کرکے تمام اثاثہ جات اور اکاؤنٹس کی مکمل چھان بین کرتے ہوئے قادیانی جماعت کی پراپرٹی، قادیانی اوقاف اور منقولہ وغیر منقولہ املاک کو فی الفور سرکاری تحویل میں لیا جائے۔

مقررین نے کہا کہ قبائلی علاقہ جات میں خون ریزی، بااثر اور کلیدی عہدوں پر فائز جنونی قادیانیوں کی بے جا مداخلت کا نتیجہ ہے۔ یہی لوگ اسرائیلی فوج میں بھرتی وشمولیت اختیار کرکے معصوم مسلمان فلسطینیوں کی نسل کشی جیسے قبیح فعل کا ارتکاب کررہے ہیں۔ بدنام زمانہ مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایٹمی توانائی کے شعبے میں گھس کر پاکستان کو جوہری صلاحیتوں سے محروم کرنے کے لئے گھناؤنی سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ حکومت پاکستان کا اولین فرض ہے کہ ایٹمی توانائی، سول اور فوج کے تمام شعبوں اور عہدوں سے قادیانیوں کو فارغ کرکے ملک کی دفاعی پوزیشن کو مزید ناقابل تسخیر بنائے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ حکومتی مقتدر شخصیات کا قادیانیوں کے قیام وطعام اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی عنصر ارباب اقتدار واختیار کو اپنے چنگل میں پھنسانے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ قادیانی اپنے کفر وارتداد پر پردہ ڈالنے کے لئے کئی سیاسی شخصیات کو مہرے کے طور پر استعمال کررہے ہیں۔ مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ حکومتی راہداریوں اور کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی شعوری طور پر ملکی وقومی خزانہ سے لوٹ مار کرکے معاشی ومذہبی اور جغرافیائی حوالہ سے ملک عزیز کو دیوالیہ کررہے ہیں۔ مبینہ قادیانی سرگرمیوں کے خلاف آئینی دفعات کی رو سے مقدمات درج کروانے پر پولیس حکام ”زبان کچھ اور بوئے پیر کچھ اور کہتی ہے“ کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ پولیس انتظامیہ کے اس دوہرے معیار سے مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے قادیانیت نوازی کا رویہ ترک نہ کیا تو اضمحلال وانفعال کی لہروں میں اچانک ایک تلاطم اور تموج پیدا ہوگا جو ان کی حکومت کا تختہ دھڑن کردے گا۔

اس سے قبل رات اور صبح کی نشستوں سے مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا عزیز احمد بہلوی، مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد یعقوب ربانی، مولانا صاحبزادہ امجد خان، قاری علیم الدین شاکر، پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا اشرف علی خان، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا محمد رضوان، قاری جمیل الرحمٰن اختر، حافظ محمد زبیر ظہیر، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا زاہد الراشدی، مولانا حق نواز خالد، خواجہ عبدالماجد صدیقی، طارق حفیظ جالندھری، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا خلیل احمد بندھانی، مولانا قاضی عبدالخالق، طاہر بلال چشتی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، جناب حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد قاسم، قاری محمد عثمان، قاری مشتاق احمد سمیت متعدد قائدین نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ قادیانیت یہودی ساختہ اور انگریز پرداختہ گروہ ہے۔ عالمی سطح پر سامراجی و صیہونی قوتوں کی طرف سے ان کی تائید ونصرت اور تربیت وتدریب بصراحت بتلاتی ہے کہ فتنہ قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا اور یہودیوں کی

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

سیاسی تحریک ہے۔ جو کہ مسلمانوں میں ذہنی غلامی، فکری پسپائی، مرعوبیت ومحکومیت، یاس وہراس اور خوف وہراس پیدا کرنے، مذہبی جماعتوں اور اسلامی تحریکوں کو کچلنے کے لئے معرض وجود میں آئی۔ قادیانیوں کا اسرائیل میں مرکز اور ان کی اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں شمولیت وڈیوٹی ان کے آدم خور اور خون خوار ہونے کی عکاسی کرتی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانی اپنے عقیدے کی بنا پر مرزا قادیانی کو تسلیم نہ کرنے والوں کو غیر مسلم اور واجب القتل گردانتے ہیں۔ قادیانیوں کی اشتعال انگیز تحریروں اور گستاخانہ لٹریچر کو فی الفور ضبط کیا جائے۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ حکومت اپنے سفارتی ذرائع اور وزارت خارجہ کے توسط سے اسلام اور ملک کے خلاف قادیانی لابیوں کے جھوٹے غل غپاڑے اور واویلا کے تدارک وسدباب کے لئے فہم وتدبر اور دوراندیشی کا مظاہرہ کرے۔ مولانا اشرف علی نے کہا کہ مذہبی آزادی، انسانی حقوق اور رجعت پسندی کا بے بنیاد پروپیگنڈہ عالمی سطح پر مسلمانوں کو تنہا کرنے کی خطرناک منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔ حکمران کلیسائی طاقتوں کے تابع بن کر ملک کو امریکی جھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ پاکستان شریعت کونسل کے شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ہماری بے حسی اور بے فکری کا عالم یہ ہے کہ سیکولر لابیوں نے میڈیا اور بیوروکریسی میں اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑھ لئے ہیں۔ ہمیں اپنے تمام تر تحفظات کے باوجود دشمن کی چالوں کو سمجھتے ہوئے نئی حکمت عملی مرتب کرنا ہوگی۔ مولانا سید جاوید حسین شاہ نے کہا کہ محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کے لئے دن رات دعائیں کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنی زبانی تاثر سے واضح اور آسان ترین معقول انداز میں مشن ختم نبوت کو عوام الناس تک پہنچا سکیں۔ مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کہا کہ مرزائیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کے حوالہ سے چناب نگر ریڈزون ہے۔ مطالعاتی دوروں اور پکنک کی آڑ میں نوجوان نسل کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ مولانا حق نواز خالد نے کہا کہ قادیانی جدید ٹیکنالوجی اور بغیر رجسٹرڈ شدہ سم اور نیلی کام سیکٹر میں گھس کر انگریز کے مفادات کے لئے کام کر رہے ہیں۔ موبائل فونز پر گستاخانہ میسج کرنے والوں کا قانونی طور پر محاسبہ کیا جائے۔ جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر حافظ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ ختم نبوت حقیقت میں پورے اسلام کی خدمت اور ملی وحدت کا مظہر ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی بھی طرح کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا ایک طے شدہ آئینی معاملہ ہے۔ ہم کسی بھی فرد کو اس پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ قادیانیوں نے ہندوؤں کی طرح کبھی بھی پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ اب بھی ہندوؤں کی طرح اکھنڈ بھارت کے مذہبی عقیدہ پر قائم ہیں۔ جس طرح ہندو کبھی پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے اسی طرح قادیانی بھی کبھی پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے۔ مولانا عبدالحمید لنڈ نے کہا کہ نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عروج آسمانی اور نزول جسمانی ثابت ہے۔ اس لئے پوری امت مسلمہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ مولانا عبدالحمید ونو نے کہا کہ صحابہ کرامؓ نے سب سے پہلے فتنہ ارتداد کا خاتمہ کیا۔ ☆☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ سالہ انتخابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ کی تلاوت سے ہوا۔ ابتدائی خطاب واجلاس کے اغراض ومقاصد مولانا محمد اکرم طوفانی نے بیان کئے اور اراکین عمومی سے کہا کہ آپ مجلس کی مرکزی جنرل کونسل کے ممبران ہیں۔ آپ پر دوہری ذمہ داری ہے کہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو آگے بڑھائیں اور قادیانیت کے خاتمہ کے لئے مددگار ومعاون ثابت ہوں۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ نے گزشتہ تین سال کی تبلیغی وتنظیمی رپورٹ پیش کی اور آئندہ کے منصوبے پیش کئے۔ جنہیں اراکین عمومی نے سراہتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے مقابلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریں گے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ردقادیانیت کے لئے مجلس کی گزشتہ نصف صدی کی تاریخ پیش کی اور کہا کہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، یکے بعد دیگرے امیر رہے اور شیخ بنوریؒ نے مجلس کی امارت اس شرط پر قبول فرمائی کہ مولانا خواجہ خان محمد نائب امارت قبول فرمائیں۔ الحمد للہ! حضرت کی امارت میں مجلس دن دگنی، رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا نام امارت کے لئے اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کا نام نائب امارت کے لئے پیش کیا۔ جسے مجلس عمومی کے ارکان نے متفقہ طور پر قبول کیا۔

آپ حج کیسے کریں؟

تیسری قسط

حج کا احرام، منیٰ روانگی، وقوفِ عرفات، رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

اس کے بعد اپنے گناہوں کی معافی اور جنت کی طلب کے ساتھ اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کریں۔

دعا سے فارغ ہوکر اگر ہجوم نہ ہو اور آپ آسانی کے ساتھ ملتزم پر جاسکتے ہوں تو ملتزم پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ بیت اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں۔ یعنی بیت اللہ کی چوکھٹ اور حجر اسود کے متصل حصہ۔ یہاں پر پہنچ کر اپنا سینہ ملتزم کے ساتھ لگا کر اپنے ہاتھوں سے بیت اللہ کی چوکھٹ پکڑ لیں یا بیت اللہ پر ہاتھ سیدھے کر کے لگا دیں۔ حدیث شریف کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ اس طرح جس طرح بچہ ماں کے ساتھ لپٹ جاتا ہے اور کبھی دائیں گال اور کبھی بائیں گال کو اس پر رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق آپ بھی یہ عمل کریں اور خوب بلک بلک کے اس طرح روئیں جس طرح بہت عرصہ کی جدائی کے بعد اپنے بچھڑے والدین سے ملنے کی صورت میں انسان بلک بلک کر روتا ہے اور خوب دیر تک دعا کریں اور ان الفاظ سے اپنے عجز اور بندگی اور طلب کا اظہار کریں:

''اے اللہ! آپ کا بندہ اور آپ کے غلام اور لونڈی کا فرزند آپ کے دروازے پر عجز و انکساری اور مسکنت اور تذلل کے ساتھ کھڑا ہے اور آپ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر اپنی ذلت و خواری کا اقرار کرتا ہے۔ آپ کی رحمت کا امیدوار اور آپ کے عذاب سے خوفزدہ ہے اور جہنم کے تصور سے لرزیدہ ہے۔ اے اللہ! مجھے اپنے گھر اور اپنی چوکھٹ سے محروم واپس نہ کرنا۔ اے اللہ! میں آپ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کو پناہ آپ کی چوکھٹ ہی میں مل سکتی ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضامندی اور جنت طلب کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ مجھے! بار بار اپنی چوکھٹ کی حاضری نصیب فرمانا اور یہاں سے محروم واپس نہ لوٹانا۔''

اس کے علاوہ اپنے لئے، گھر والوں اور ملک و ملت اور امت مسلمہ کی فلاح و کامیابی کیلئے خوب دعائیں کریں۔

ملتزم سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کی پشت والے حصہ کی دیوار سے لگی ہوئی زم زم کی ٹونٹیوں سے خوب زم زم پئیں۔ واضح رہے کہ زم زم کے کنویں پر جانے والے حصہ کو بھی مطاف میں شامل کرلیا گیا ہے اور اس کی جگہ اس سے متصل دیوار پر زم زم پینے کیلئے ٹونٹیاں لگا دی ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق خوب جی بھر کر اتنا زم زم پئیں کہ ابکائی آنے لگے کیونکہ زم زم سے ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا ہوتی ہے۔ بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوکر زم زم تین سانسوں میں اطمینان سے پئیں اور پھر ان الفاظ سے دعا مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم اور رزق حلال اور تمام بیماریوں سے شفا کے حصول کی دعا مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے یہ سب چیزیں عطا فرما۔''

اب دوسرا رکن سعی کی ادائیگی کرنی ہے۔ زم زم والے حصہ سے جب آپ بائیں طرف دیکھیں گے تو حجر اسود کی سیدھ میں دروازے پر ''باب الصفا'' لکھا ہوا نظر آئے گا۔ حجر اسود کی طرف رخ کر کے سعی کے آغاز کے لئے حجر اسود کا استلام کریں اور صفا کی طرف روانہ ہوجائیں۔ صفا کے قریب پہنچ کر بایاں قدم مسجد حرام سے باہر نکال کر سعی والے حصہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

''اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

پھر تھوڑا سا اونچائی پر صفا پہاڑی پر چڑھ کر بیت اللہ شریف کی طرف اس طرح رخ کریں کہ بیت اللہ شریف پر نظر پڑے اور خوب دعا کریں پھر تیسرا کلمہ اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور خوب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کریں اور ان الفاظ سے نیت کر کے سعی کا پہلا چکر شروع کریں:

''اے اللہ! میں صفا مروہ کے درمیان سات چکروں کی سعی کی نیت کرتا ہوں اور وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع

فرمایا تھا۔ بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔"

چکر کا آغاز صفا سے مروہ کی طرف ہوگا۔ اس کیلئے دورویہ راستہ بنا ہوا ہے۔ ایک پر جانے والے اور دوسرے پر آنے والے سعی کر رہے ہیں۔ آپ بھی ان میں شامل ہو جائیں۔ تھوڑی مسافت کے بعد ہرے ستون آ جائیں گے جس کی چھت پر سبز ٹیوب لائٹ نصب ہیں۔ یہاں سے مرد حضرات نے بے تابی سے ہلکی رفتار سے دوڑنا ہے کیونکہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بے تابی سے دوڑی تھیں کیونکہ گہرائی کی وجہ سے اس مقام سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ آپ کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اس کو حج کا حصہ بنا دیا۔ خواتین نہیں دوڑیں گی۔ چکر کے دوران کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں اور اردو اور اپنی زبان میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کیلئے صرف یہ مختصر دعا منقول ہے:

"رب اغفر وارحم و تجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم۔"

ترجمہ: "اے پروردگار! بخش دے اور رحم فرما اور ہماری جو خطائیں تیرے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما، تو بہت غالب اور بڑا طاقت ور ہے اور بڑا کریم ہے۔"

مروہ پر ایک چکر مکمل ہو گیا۔ بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے صفا کی طرح دعا مانگیں اور پھر صفا کی طرف رخ کر کے دوسرے چکر کا آغاز کریں۔ صفا سے تیسرا اور مروہ سے چوتھا، صفا سے پانچواں اور مروہ سے چھٹا اور صفا سے ساتواں چکر شروع کر کے مروہ پر ساتواں چکر مکمل ہونے پر رکن سعی مکمل ہو جائے گا۔

دعا سے فارغ ہو کر دو رکعت شکرانے کے ادا کرنا مستحب ہے۔ بیت اللہ شریف کے کسی بھی حصہ میں ادا کر کے احرام سے باہر آنے کے لئے "حلق" (سر کے پورے بالوں کو استرے سے صاف کرانا) یا قصر (سر کے چوتھائی بالوں کو کٹوانا) کرا کر احرام کی چادر اتار کر غسل وغیرہ کر لیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ قصر صرف وہی لوگ کرا سکتے ہیں جن کے سر کے بال ایک انگلی کے پورے سے زیادہ ہوں کیونکہ قصر میں کم از کم انگلی کے پورے کے برابر بال کٹوانا ضروری ہے۔ صرف قینچی سے چند بال کاٹ کر قصر کی ادائیگی نہیں ہوگی اور انسان ساری زندگی حالت احرام میں رہے گا۔ حلق کرانے والوں کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کے رحم کی دعا کی ہے۔

جن لوگوں نے حج قران کا احرام باندھا ہے وہ حلق نہیں کرائیں گے اور نہ ہی احرام اتاریں گے بلکہ احرام کی پابندیوں کے ساتھ حج کے ارکان کی ادائیگی کیلئے ۸ ذی الحجہ کا انتظار کریں گے۔

۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ایام ہیں اس میں تمام ارکان حج کی ادائیگی ہوگی۔ عبادت حج کا خلاصہ یہ پانچ دن ہیں اور ان میں سے ۹/ذی الحجہ سب سے اہم ہے۔ اگر یہ دن ضائع ہوگا تو حج ضائع ہو جائے گا۔ اس کا کوئی بدل نہیں اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: "حج عرفہ کا نام ہے۔"

مناسک حج کی ادائیگی کے لئے ۸/ذی الحجہ کی صبح تمام عازمین حج غسل وغیرہ کر کے مرد حضرات احرام کی دو چادریں اور خواتین احرام کا لباس پہن کر دو رکعت نماز ادا کر کے خوب دعا کر کے نیت ان الفاظ کے ساتھ کریں:

اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما اس کے بعد تین مرتبہ ان الفاظ میں تلبیہ پڑھیں گے:

"لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔"

اب آپ پر احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو گئیں اس لئے خوب احتیاط کریں۔ احرام باندھ کر بسوں کے ذریعے یا پیدل منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے۔ عام طور پر معلمین ۷/ذی الحجہ کی رات سے منیٰ لے جانا شروع کر دیتے ہیں ایسی صورت میں آپ ۷/ذی الحجہ کو بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ ۸/ذی الحجہ کو اشراق کے وقت روانہ ہو کر ظہر کی نماز سے پہلے منیٰ پہنچ جائیں۔ منیٰ میں عازمین حج کے لئے خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ اپنے معلمین کے خیموں میں پہنچ کر بغیر لڑائی جھگڑا کئے اپنی متعین جگہ پر چادر وغیرہ ڈالیں اور سامان وغیرہ رکھیں۔

منیٰ میں مرحلہ وار پانچ دن قیام کرنا مسنون ہے پہلے مرحلے میں ۸/ذی الحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر منیٰ میں ادا کرنی ہے۔ مسجد خیف میں یہ نمازیں پڑھنا مستحب اور افضل ہے۔ البتہ گھر اور گم ہو جانے کے خطرہ کے پیش نظر خیموں میں ہی نماز باجماعت اہتمام کے ساتھ ادا کی جائے۔ قیام منیٰ کے دوران تلبیہ اور درود شریف کثرت سے پڑھیں اور زیادہ وقت دعا میں گزاریں، بات چیت اور لایعنی کاموں سے بچتے رہیں۔

۹/ذی الحجہ کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے۔ کوشش کریں کہ زوال سے پہلے پہلے عرفات کے میدان اور اپنے خیموں میں پہنچ جائیں پیدل اگر جا سکیں تو بہت اچھا ہے۔ معلمین کی طرف سے بسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ بعض دفعہ معلمین رات ہی سے لے جانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس وقت بھی جایا جا سکتا ہے۔

مسنون یہی ہے کہ فجر کے بعد روانہ ہو۔ عرفات جاتے ہوئے خوب زور زور سے تلبیہ پڑھیں' عرفات پہنچ کر اگر پانی دستیاب ہو اور وقت بھی ہو تو زوال سے پہلے اپنے اوپر پانی بہالے۔ جسم کو ملے نہیں اور نہ ہی صابن لگائیں' اپنی تمام ضروریات سے زوال سے پہلے پہلے فارغ ہو جائیں تاکہ ظہر سے لے کر مغرب تک مختصر وقت جو کہ سب سے قیمتی وقت ہے اس میں آپ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو جائیں۔

عرفات میں اگر امام حج کے ساتھ مسجد نمرہ میں نماز کی ادائیگی ہو تو ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں لیکن خیموں میں اگر نماز ادا کر رہے ہیں تو ظہر اپنے وقت میں اور عصر اپنے وقت میں ادا کی جائے۔ عرفات کے میدان میں دعا اور وقوف عرفہ کے لئے جبل رحمت سب سے افضل جگہ ہے لیکن پورے عرفات میں بھی دعائیں کی جاسکتی ہیں' بعض دفعہ مسجد نمرہ آنے جانے اور جبل رحمت کو ڈھونڈنے کے سلسلے میں ہی وقت ضائع ہو جاتا ہے' اس لئے بہتر یہ ہے کہ خیموں میں ہی اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے انتظام کریں۔

زوال ختم ہوتے ہی ظہر کے وقت داخل ہوتے ہی وقوف عرفہ کا وقت شروع ہو گیا۔ یہ وقت مغرب تک ہے یہ بہت قیمتی وقت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے مطابق اس دن اللہ تعالیٰ اتنے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں کہ شیطان اس رحمت اور بخشش کی کثرت دیکھ کر اپنے سر پر مٹی ڈالتا ہے اور منہ پیٹتا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ صرف حاجیوں کی ہی مغفرت نہیں فرماتے بلکہ حاجی جس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے' اس کی بھی مغفرت فرماتے ہیں۔ فرشتوں کو گواہ بنا کر اللہ تعالیٰ اعلان فرماتے ہیں کہ میں نے تمام عرفات والوں کو جنت عطا فرما دی اور جہنم سے نجات دے دی۔ اس دن سب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن امت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ ظہر سے مغرب تک کا یہ وقت بہت زیادہ قیمتی اور حج کا نچوڑ ہے۔ اس میں افضل اور بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر خوب دعائیں کریں کیونکہ یہ دعا کا ہی دن ہے لیکن مسلسل چند گھنٹے دعا میں مشغول رہنا اور توجہ الی اللہ اور یکسوئی بہت مشکل ہے' اس لئے کچھ دیر دعا کریں' پھر استغفار اور درود شریف اور دیگر وظائف کا ورد کریں' پھر دعا میں مشغول ہو جائیں۔ صلوٰۃ التسبیح ادا کریں' نوافل پڑھیں اور دل میں تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔

ایک روایت کے مطابق عرفات کے میدان میں سو مرتبہ چوتھا کلمہ' سو مرتبہ سورۃ اخلاص' سو مرتبہ نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی پڑھے تو اللہ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! اس بندہ کی کیا جزا ہے' جس نے میری تسبیح و تہلیل کی' اور بڑائی اور عظمت بیان کی' میری تعریف کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا' میں نے اس کی بخشش کی۔ اس کی اپنی ذات کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کیا' جب میرا بندہ اہل وقوف (عرفات والوں) کی بھی سفارش کرے تو قبول کروں گا اور جو دعا مانگے اس کو قبول کروں گا۔

اس کے بعد شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں بھی یہیں سے چن لیں۔ چنے کے برابر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ۵۵ کے قریب جمع کر لیں تاکہ رمی کے دن آپ ان سے رمی کریں۔

ایک روایت کے مطابق ان الفاظ سے دعا کرنا بھی مسنون ہے:

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' ان کے لئے ہی سلطنت اور ان ہی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! آپ ہی کے لئے ایسی تعریفیں ہیں جیسی آپ نے تعریفیں کی ہیں' اس سے بہتر جیسی ہم کرتے ہیں' اے اللہ! آپ ہی کے لئے میری نماز ہے اور آپ ہی کے لئے میرا حج اور میری زندگی اور موت ہے' آپ ہی کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میرا مال بھی آپ ہی کا ہے' اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دل کے وسوسہ اور کاموں کی پراگندگی سے' اے اللہ! میں آپ سے بھی اس نیکی اور خیر مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آئے اور اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آئے۔ اے اللہ! میرے دل میں' میرے کانوں میں' میری آنکھوں میں نور بھر دے' اللہ! میرا سینہ کھول دے' میرا کام آسان کر دیجئے' میں پناہ لیتا ہوں آپ کی سینہ میں وسوسوں سے اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے۔"

خوب رو رو کر گڑ گڑا کر اپنے گناہوں کو یاد کر کے بے حساب مغفرت اور آئندہ زندگی میں نیکی کے اعمال کی دعائیں مانگیں۔ اپنے والدین' بہن بھائیوں' بیوی بچوں عزیز و اقارب' اساتذہ و مشائخ امت مسلمہ اور مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگیں' دینی مدارس کی حفاظت' دعوت و تبلیغ کے فروغ' اور مجاہدین اسلام کی سربلندیوں اور مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں۔ عصر کی نماز کی ادائیگی تک انفرادی طور پر اسی طرح دعائیں مانگتے رہیں۔ عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر کے (اگر مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا نہیں کی ہے) خیموں سے باہر نکل کر اپنے کسی بزرگ کے ساتھ وقوف عرفہ کریں۔ اگر کوئی ساتھی نہ ہو تو اکیلے کریں۔

معلم بھی وقوف عرفہ کراتے ہیں مگر وہ عربی میں دعا کرتے ہیں جس میں زیادہ ذوق وشوق پیدا

نہیں ہوتا' اس لئے خوب آہ و زاری کے ساتھ عصر سے مغرب تک کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خوب آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں' اپنے ہاتھوں کو خوب اوپر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنائیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اپنے مشائخ کی خدمات کو خراج عقیدت کے لئے ان کے رفع درجات کے لئے دعائیں کریں' بار بار عرفات میں حاضری کی درخواست پیش کریں' مغرب کی اذان ہوتے ہی عرفات کا وقت ختم ہو گیا اب آپ ایسے پاک وصاف ہو گئے جیسے کہ آج ہی پیدا ہوئے ہیں' اپنی خوش قسمتی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں' جو لوگ کسی وجہ سے مغرب تک عرفات نہیں پہنچ سکے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنی رحمت سے آج کے دن صبح فجر تک وقوف عرفہ کی اجازت دے دی ہے' فجر سے قبل تک ایک لمحہ کے لئے بھی پہنچ جائیں گے تو حج کی سعادت حاصل ہو جائے گی۔

مغرب کے بعد اگر بسیں روانہ ہو رہی ہیں یا آپ نے پیدل مزدلفہ جانا ہے تو بس میں سوار ہو جائیں یا پیدل روانہ ہو جائیں۔ اگر سڑکیں بند ہیں تو کچھ دیر انتظار کریں اور جب ایک قافلہ گزر جائے تو آپ کو معلم بسیں مہیا کرے گا۔ اس میں سوار ہو کر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں آج کے دن آپ نے مغرب اپنے وقت میں نہیں ادا کرنی بلکہ مغرب مزدلفہ پہنچنے کی صورت میں آپ پر فرض ہوگی' چاہے مغرب کے وقت پہنچ جائیں یا عشاء کے وقت یا صبح صادق سے پہلے پہلے تک کسی بھی وقت میں۔

جب مزدلفہ پہنچ جائیں تو پہلے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں اور اس کے بعد عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ یاد رکھیں مزدلفہ کی رات شب قدر سے فضیلت کے اعتبار سے افضل ہے' اس کو سو کر یا باتیں کر کے ضائع نہ کیجئے' تھوڑی دیر آرام کر کے اٹھا جائے' تہجد پڑھیں' نوافل ادا کریں' دعاؤں میں مشغول رہیں' صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز کی تیاری کریں' جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر کے تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دعا کر کے وقوف مزدلفہ کا واجب ادا کریں۔

جب سویرے کا اجالا شروع ہو جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں یہ ۱۰/ذی الحجہ کی صبح اور عید کا دن ہے۔ عازمین حج پر عید کی نماز نہیں ہے۔ منیٰ پہنچ کر پہلے اپنے خیموں میں جا کر اپنا سامان وغیرہ رکھ دیں۔ آج آپ نے تین اہم ارکان حج ادا کرنے ہیں لیکن اس میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ ان واجبات کی ادائیگی کے لئے بہت زیادہ وقت ہے۔ جلد بازی کی وجہ سے جان کو بھی خطرات لاحق ہو جاتے ہیں اور واجب بھی صحیح ادا نہیں ہو پاتا۔ اس لئے جلد بازی کی ضرورت نہیں' خاص طور پر خواتین

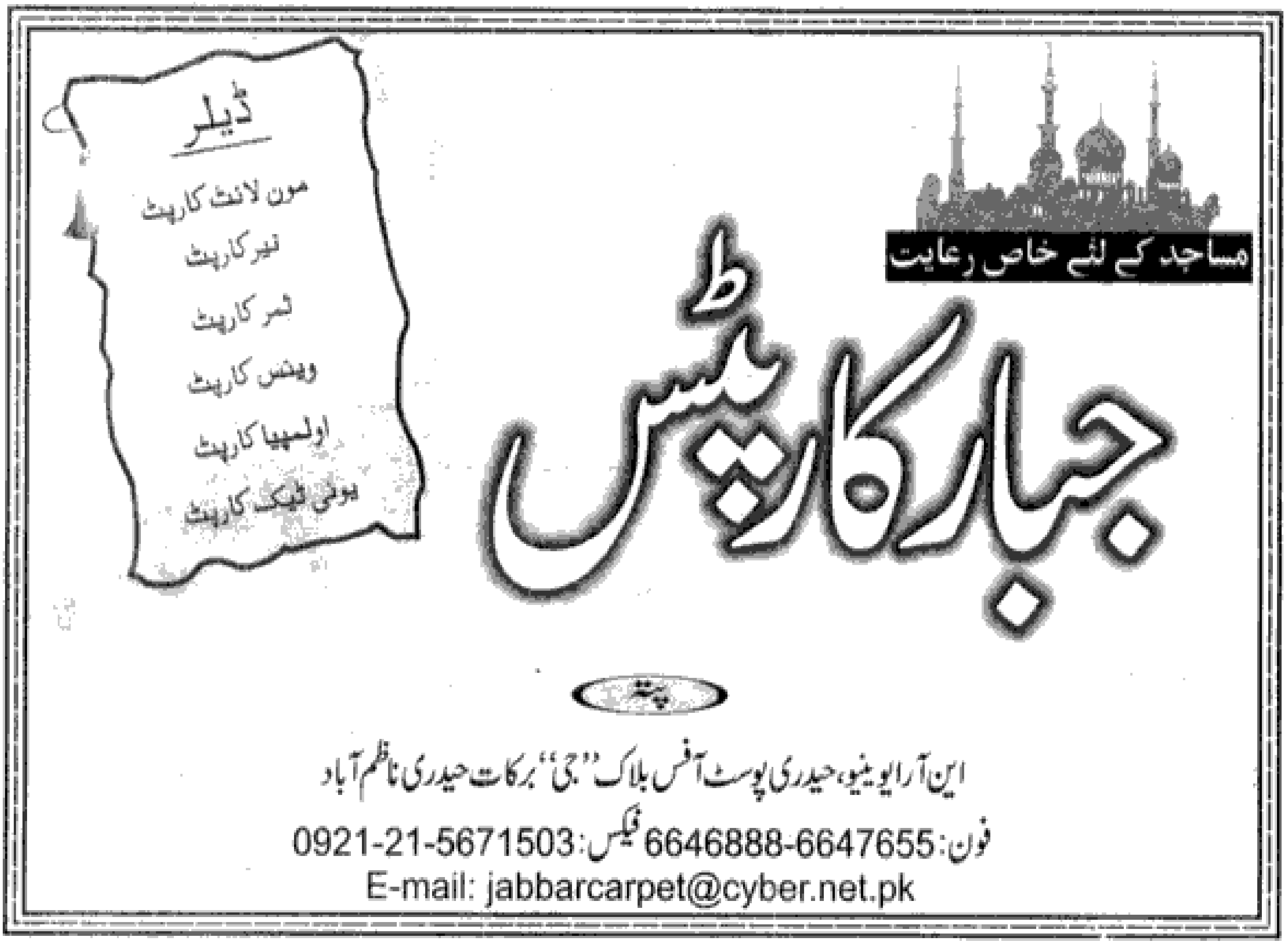

اور بوڑھے تو بہت زیادہ احتیاط کریں۔

آج سب سے پہلا کام شیطان کو کنکریاں مارنا ہے' جس کو رمی جمرات کہا جاتا ہے۔ ۱۰/ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہے' منیٰ کی طرف سے آخری اور مکہ کی طرف سے پہلے شیطان کو بڑا شیطان' جمرہ عقبیٰ کہا جاتا ہے۔ گول حوض کے اندر ایک ستون اس کی علامت کے طور پر بنایا گیا ہے۔ اس جگہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو کنکریاں مار کر بھگایا تھا۔ اس کے قریب پہنچ کر بالکل قریب سات کنکریاں اس طرح مارنی سنت ہے: شہادت کی انگلی کے پورے پر رکھ کر انگوٹھے کے ذریعے زور لگا کر دائرہ کے اندر پھینک دیں اور اس وقت یہ الفاظ ادا کریں:

''میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مارتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے' سب سے بڑا ہے' میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور جلانے کے لئے اور نہایت رحمت والے اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے۔''

اگر اتنی بڑی دعا یاد نہ ہو سکے یا رش کی وجہ سے ادا کرنا مشکل ہو تو صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر کنکریاں ماردیں' خیال رکھیں کہ کوئی کنکری دائرے سے باہر نہ گرے' اگر چار کنکریاں باہر گر گئیں تو رمی کا واجب ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے دور سے نہ ماریں بلکہ تین گز کے فاصلے سے ماریں' اگر انگوٹھے سے نہ مار سکتے ہوں تو عام طریقہ سے کنکریاں ماردیں۔

رمی کا پہلا کنکر مارتے ہی تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اب حج تمتع اور حج قران کرنے والے عازمین حج قربانی کا واجب ادا کریں گے۔ حج افراد والوں پر حج کی قربانی واجب نہیں' اس لئے وہ حلق کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔ سعودی حکومت نے قربانی کا سلسلہ بینکوں سے شروع کردیا ہے' جس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں ہوگئی ہیں' چونکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رمی' قربانی' حلق میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے رمی' پھر قربانی اور پھر حلق۔ بینک کے ذریعہ قربانی کی صورت میں ترتیب قائم نہیں رہ سکتی' کیونکہ بینک میں قربانی کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔ دوسرا اس میں سود کی آمیزش ہوجاتی ہے جو حج کی عبادت کو ضائع کردیتی ہے' اس لئے بینک کے ذریعہ قربانی کے بجائے خود قربانی کرنے کا اہتمام کریں۔

جب رمی سے فارغ ہو جائیں تو خود قربانی کریں یا جس کے ذمہ قربانی لگائی ہے' اس کو اطلاع کردیں کہ وہ آپ کی قربانی کردے' جب قربانی' ہونے کی یقینی اطلاع آجائے تو پھر حلق کرا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ اس طرح ذی الحجہ کے اعمال پورے ہو گئے' جو خواتین یا بوڑھے اور کمزور افراد رات کو رمی کریں تو ان کی قربانی ۱۱/ ذی الحجہ کو فجر کے بعد ہوگی اس لئے وہ دوسرے دن احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں گے۔

رمی قربانی اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد

اب حج کا اہم رکن طواف زیارت ادا کرنا ہے' جس کے لئے آپ مکہ مکرمہ جائیں گے۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رمی اور قربانی کے بعد حلق کرا کر طواف زیارت کے لئے جائیں لیکن اس میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ ۱۰/ ذی الحجہ کی فجر سے لے کر ۱۲/ ذی الحجہ کی مغرب تک طواف زیارت ادا کیا جاسکتا ہے' اس لئے ضعیف اور کمزور اور خواتین رمی سے پہلے طواف زیارت کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں۔ طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر اسی انداز میں طواف کریں جس طرح عمرہ کا طواف ادا کیا تھا۔ اگر حج کی سعی نہیں کی ہے تو اس طواف میں پہلے تین چکروں میں رمل بھی کیا جائے گا۔

طواف زیارت کے بعد حج کی سعی ادا کریں

اسی طریقہ سے جس طریقہ سے عمرہ کی سعی ادا کی تھی کہ صفا سے آغاز کر کے مروہ پر سات چکر مکمل کریں۔ اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ مکہ مکرمہ میں صرف طواف زیارت اور سعی کے لئے رکنا ہے اور اس کے بعد فوری طور پر منیٰ واپس جانا ہے کیونکہ پانچ دن قیام منیٰ کا مسنون ہے' بعض لوگ مکہ میں بلا عذر قیام کر لیتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۱۱/ ذی الحجہ کو منیٰ کے تیسرے دن آپ نے صرف تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنی ہوں گی' جس کا وقت ظہر کے وقت سے شروع ہو کر دوسرے دن کی فجر تک ہے۔ خیموں سے روانہ ہو کر پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مار کر جمرہ سے تھوڑا الگ ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں' پھر درمیانی شیطان کو کنکریاں مار کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں مار کر بغیر دعا کئے واپس اپنے خیموں میں آجائیں اور رات خیموں میں گزاریں۔

۱۲/ ذی الحجہ کو بھی ظہر کے وقت سے دوسرے دن کی فجر تک کے دوران تینوں شیطانوں کو پہلے چھوٹے شیطان پھر درمیانی شیطان اور آخر میں بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں گے۔ اس طرح حج کے ارکان کی تکمیل ہوگئی۔ اگر ممکن ہو تو ۱۳/ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنا مستحب ہے لیکن آج کل معلم خیموں میں رہنے نہیں دیتے' جس کی وجہ سے اس افضل سنت پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس آجائیں اور طواف وداع کرلیں جو کہ روانگی کے دن تک کیا جاسکتا ہے۔ اگر واپسی میں کچھ دن باقی ہوں تو خوب عبادات میں مشغول ہو جائیں۔

(جاری ہے)

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان.. دین کا بنیادی تقاضا

مفتی خالد محمود

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔اس عقیدے کا انکار کفر ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں اسے واضح طور پر بیان فرمایا ہے، بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ کے آخری سالوں میں جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کرنے کے لیے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو بھیجا۔ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ نے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اس کے مقابلے میں عظیم الشان لشکر بھیجا، جب بھی کسی جھوٹے مدعی نبوت نے سر اُٹھایا تو اُمت نے اس کا سر کچل دیا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ اعلان کرایا:

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔"

(سورۃ المائدہ)

دین کے کامل و مکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصول و ضوابط اور احکام و ہدایات کے اعتبار سے یہ دین مکمل ہو چکا ہے اب اس میں کسی اضافے، کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ جب دین مکمل ہو چکا تو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے اب یہی دین اسلام کافی ہے اور جب دین کامل ہو چکا اور اس میں نہ تبدیلی کی ضرورت ہے نہ ترمیم و اضافہ کی تو اب کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ نبوت ختم فرما دیا اور قرآن کریم میں اعلان کر دیا:

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں البتہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔" (الاحزاب)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس اُمت پر ایک احسان عظیم ہے۔اس عقیدے نے اس اُمت کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ آپ پوری دنیا میں کہیں چلے جائیں اور آپ ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں، آپ کو

> **خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبرؓ نے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اس کے مقابلے میں عظیم الشان لشکر بھیجا، جب کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت نے سر اُٹھایا تو اُمت نے اس کا سر کچل دیا**

نظر آئے گا کہ کسی قوم، کسی زبان، کسی علاقہ اور کسی عہد کا باشندہ ہو اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا ایمان ہے تو اس کے عقائد، اس کی عبادات، اس کے دین کے ارکان، اس کا طریقہ اس میں آپ کو یکسانیت اور وحدت نظر آئے گی جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پانچ نمازیں فرض تھیں، اسی طرح آج بھی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے جو اوقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے وہی آج بھی ہیں جو اوقات سعودی عرب میں ہیں وہی اوقات امریکہ اور یورپ اور ایشیائی ممالک میں ہیں۔اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام بھی سب کے لیے یکساں ہیں۔یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا، اتمام نبوت کا، اکمال شریعت کا۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے الفاظ میں:

"اس عقیدے نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی اُن تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبے میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدے کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچۂ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقتوں اور عالم اسلام کے مختلف

گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دست برد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی، جن سے کسی پیغمبر کی اُمت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصے تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ اُمتِ واحدہ ایسی مختلف اُمتوں میں تقسیم ہوجاتی جن میں سے ہر اُمت کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ علمی وتہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا۔ ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی، ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتداء ہوتے، ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔"

"عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف وامتیاز ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں، اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتقادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے۔" (قادیانیت مطالعہ وجائزہ)

چوں کہ یہ دین ایک عالمگیر دین ہے اور ایک ابدی ودائمی دین ہے، رہتی دنیا تک کے لیے راہنما دین ہے اس لیے ہمیشہ غیر اسلامی حلقوں اور غیر اسلامی معاشروں اور غیر دینی مملکتوں میں ہمیشہ یہ سوچ رہی کہ اس میں کس طرح تبدیلی کی جائے کہ اس دین میں کمی آجائے اور اس دین کے ماننے والوں کا اعتماد متزلزل ہوجائے، اس کے لیے ان لوگوں نے ہمیشہ جتن کیے، سازشیں کیں، لوگوں کو کھڑا کیا اور ہمیشہ وہ اس فکر میں سرگرداں وپریشان رہے کہ اس دین کی وحدت اور جامعیت اور اس کی عالمگیریت وابدیت کو ختم کردیا جائے، اس کے لیے بہت سی تحریکیں اٹھیں لیکن ان تمام فتنوں میں جو اُمت کی تاریخ میں رونما ہوئے فتنۂ قادیانیت سرفہرست ہے۔

ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا، جتنا قادیانیت ہے۔ اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی اُمت کی تشکیل کرتا ہے، بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا اور نہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ متوازی اُمت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے۔ یہاں نبی کے مقابلے میں نبی کو کھڑا کیا گیا بلکہ اسے دوسرے انبیاء سے حتی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیا۔ شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقامات مقدسہ کے مقابلہ میں مقامات مقدسہ، کتاب کے مقابلہ میں کتاب، افراد کے مقابلہ میں افراد ہر چیز کا بدل انہوں نے مہیا کیا، چناں چہ نبی کے مقابلہ میں نبی اور اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا۔ اس کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہا گیا، مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو ارض حرم اور مکۃ المسیح قرار دیا۔ حج کے مقابلہ میں قادیان حاضری کو حج سے زیادہ ثواب قرار دیا، قرآن کریم کے مقابلہ میں "تذکرہ" نامی کتاب کو پیش کیا، غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف کیا اور صرف اختلاف نہیں بلکہ مقابلہ کیا اور خود اس کا انہوں نے اعتراف کیا، چناں چہ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے:

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔"

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خادم ملا حج: حاجی الیاس عفی عنہ
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی
نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
یاد رکھیے اولڈ
سنارا جیولرز
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
صرافہ بازار جیٹھا در کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

اس طرح کی اور بے شمار تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت کا نام قادیانیت ہے اور علماء اسی لیے اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیتے ہیں۔

قادیانی فتنہ ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ وہاں اس نے پر پُرزے نکالے اور انگریز کے سائے میں یہ فتنہ پروان چڑھتا رہا۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود قادیان سے فرار ہوا اور پاکستان آکر اپنے دجل وتلبیس کا نیا دارالکفر قائم کیا۔ دریائے چناب کے کنارے چنیوٹ کے قریب ایک بڑا خطہ زمین کوڑیاں کے دام وصول کیا اور وہاں ربوہ کے نام سے اپنا اڈہ قائم کیا، سوء اتفاق کہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھا، اس لیے پاکستان کی اس وقت کی حکومت میں ان کا گہرا اثر ورسوخ تھا۔ ملک کے کلیدی عہدوں پر ان کا قبضہ تھا، فوج میں بھی ان کا اثر ورسوخ تھا اس لیے قادیانیوں کو دھوکہ تھا کہ پاکستان میں اپنی جھوٹی کا نبوت کا جعلی سکہ خوب آسانی سے چلا سکیں گے۔ ادھر احرار اسلام کا قافلہ تقسیم ملک کی وجہ سے لٹ چکا تھا، تنظیم اور تنظیمی وسائل کا فقدان تھا، سب سے بڑھ کر یہ کہ احرار اسلام کے زعما حکومت وقت کے دربار میں معتوب تھے، اس لیے قادیانی اس ملک میں دندناتے پھرتے تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قادیانیوں کے عزائم سے باخبر تھے، اس لیے 1934ء میں ملتان کی مسجد سراجاں میں اپنے رفقاء کے ساتھ ایک مشاورت کی اور ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی بنیاد رکھی۔ اسی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام مکتبہ ہائے فکر کے رہنماؤں کو وقت کی نزاکت کا احساس دلایا اور قادیانی فتنہ کے خلاف ایک ایک کے دروازے پر دستک دی اور یوں تمام فرقے تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر جمع ہوگئے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت وجود میں آئی، اس کی راہنمائی میں 1953ء میں تحریک ختم نبوت چلی، قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کے مطالبات حکومت وقت کو پیش کیے گئے مگر اس وقت اقتدار قادیانیوں کے شکنجے میں تھا اس لیے اس تحریک کو بڑی شدت کے ساتھ کچل دیا گیا۔ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی مگر اس تحریک نے عوام میں قادیانیوں کے بارے میں شعور پیدا کردیا اور قادیانیوں کے خلاف ایک فضا قائم کردی۔

جب قادیانیوں نے 29/مئی 1974ء کو ربوہ اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ پر قادیانیوں کے خلاف اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے نعرے لگانے کے جرم میں حملہ کیا اور انہیں انتہائی بے رحمی اور ظالمانہ انداز میں ڈنڈوں، سریوں، لاٹھیوں سے مارا پیٹا گیا اور انہیں شدید زخمی کردیا گیا۔ اس سانحہ نے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کردیا اور حالات انتہائی نازک ہوتے چلے گئے۔

بہر حال یہ واقعہ تحریک ختم نبوت 1974ء کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ حکومت وقت نے 1953ء کی تحریک کی طرح اس تحریک کو بھی کچلنا چاہا مگر جوں جوں حکومت کے ہتھکنڈے بڑھتے گئے اتنا ہی تحریک میں جوش پیدا ہوتا چلا گیا اور پوری قوم متحد ہو کر اس تحریک میں شامل ہوگئی۔ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا اور قادیانیوں کے خلاف ایسی منظم مگر تصادم سے گریز کرتے ہوئے پر جوش انداز میں تحریک چلی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ زور پکڑتا چلا گیا کہ حکومت وقت کو بھی جھکنا پڑا۔

ادھر اپوزیشن میں مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، نواب زادہ نصر اللہ خان، چوہدری ظہور الٰہی جیسی قد آور شخصیات تھیں۔ اسمبلی سے باہر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری کی قیادت میں پوری قوم متحد تھی اور اسمبلی میں مفتی محمود کی قیادت میں جدوجہد جاری تھی، بالآخر یکم جولائی کو اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانی مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لیے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دینے کا فیصلہ کیا۔

اس خصوصی کمیٹی کے سامنے بحث کے لیے دو قراردادیں پیش ہوئیں، ایک حزب اقتدار کی جانب سے اور ایک حزب اختلاف کی طرف سے۔ ان قراردادوں پر بحث ہوئی۔ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور کیا اور دو مہینے میں 128 اجلاس کیے اور 94 گھنٹے نشستیں ہوئیں۔ قادیانیوں کی مرزائی پارٹی اور لاہوری پارٹی کے سربراہوں نے اپنے اپنے موقف کی وضاحت کے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

لیے کتابچے پیش کیے اس کے مقابلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ”ملت اسلامیہ کا موقف“ نامی کتاب تیار کر کے قومی اسمبلی کے نمائندوں کی خدمت میں پیش کی گئی اور اسے مجلس کے نمائندے کی حیثیت سے مفتی محمود نے قومی اسمبلی میں پڑھ کر سنایا۔ ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر پر گیارہ دن میں 42/ گھنٹے اور لاہوری پارٹی کے امیر مسٹر صدر الدین پر سات گھنٹے جرح ہوئی۔ بالآخر وزیر اعظم نے فیصلہ کے لیے 7/ستمبر کی تاریخ کا اعلان کیا اور 7/ستمبر کو 4 بج کر 35 منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا اور آئین میں ترمیم کر کے قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے علیحدہ کر دیا گیا۔

29 مئی سے 7/ستمبر تک کے یہ سو دن برصغیر کی مذہبی تاریخ میں سو سال کے برابر تھے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں 90/سالہ پرانا مسئلہ حل ہوا اور قومی اسمبلی نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کرتے ہوئے آئین میں ترمیم کی: اس فیصلہ سے پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ایسی خوشی ہوئی کہ ایسی اجتماعی خوشی نہ پہلے کبھی دیکھی اور نہ شاید آئندہ کبھی نصیب ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت اور امت مسلمہ کے اتحاد وصبر کا کرشمہ تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز۔

اس تاریخ ساز فیصلے کے نتیجے میں جنوری 1975ء کو ربوہ (موجودہ نام چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دیا گیا جو پاکستان بننے سے لے کر اس وقت تک قادیانیوں کی ریاست تھی اور کسی مسلمان کو وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ الحمدللہ! جنوری 1975ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نے پہلا جمعہ دفتر ٹاؤن کمیٹی کے باہر لان میں پڑھایا۔ حکومت نے مسلم کالونی کے لیے وہاں کافی رقبہ مختص کیا جس میں رہائشی پلاٹوں کے علاوہ ڈاک خانہ، مساجد اور اسکولز کے لیے بھی پلاٹ مختص کیے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کو 9/کنال اراضی کا رقبہ الاٹ کیا گیا جہاں شاندار مسجد اور مدرسہ اور مجلس کا دفتر، لائبریری قائم ہے۔ اس طرح 7/ستمبر کا دن تاریخ اسلام میں ایک عہد ساز دن ثابت ہوا۔

1930ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی دعوت پر لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا، ملک بھر سے آئے ہوئے پانچ سو علمائے کرام کے اس اجتماع میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ”امیر شریعت“ کا خطاب دیا اور آپ کے ہاتھ پہ بیعت کرتے ہوئے تردید قادیانیت کا محاذ اُن کے سپرد کیا۔ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کا ایک شعبۂ تبلیغ قائم کر کے اس محاذ پر کام شروع کیا۔ مجلس احرار اسلام ہند نے اکتوبر 1943ء کو قادیان میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں اکابر علما کے بیانات ہوئے، اس کانفرنس کے ذریعہ علمائے کرام نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا۔

فتنہ قادیانیت ایک مستقل دین اور متوازی اُمت کی تشکیل کرتا ہے، بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اپنا مرکز ”ربوہ“ کو بنایا اور وہاں دسمبر میں اپنا سالانہ جلسہ کرنے لگے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ان کے مقابلہ میں کانفرنس منعقد کرنا شروع کی جو 1981ء تک ہر سال چنیوٹ میں منعقد ہوتی رہی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علما ومشائخ شریک ہوتے۔ پھر یہ کانفرنس چناب نگر (ربوہ) میں منتقل ہوگئی اور ۶/۷ ستمبر 1982ء کو چناب نگر میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام صوبوں کے علماء، مشائخ، خطباء، وکلاء اور سیاسی عمائدین نے شرکت کی۔ یہ ایک مثالی کانفرنس تھی جس میں تمام مکاتب فکر کے علما شریک تھے اور اس طرح اس کانفرنس کے ذریعہ امت مسلمہ کے اتحاد کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ مرزائیوں کا سالانہ جلسہ 1974ء سے 1983ء تک ہر سال ربوہ میں ہوتا رہا مگر 1984ء میں جب ان کے خلاف 26/اپریل 1984ء کو ”امتناع قادیانیت آرڈیننس“ جاری ہوا جس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا اور ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے سالانہ جلسہ پر بھی پابندی لگوائی اور اس طرح ہر سال ہونے والے ان کے جلسے کا سلسلہ پاکستان میں ختم ہوگیا، مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس الحمدللہ! پہلے دن کی طرح آج بھی اپنی شان دار روایات کے مطابق منعقد ہوتی ہے اور اس سال بھی یہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔

☆.....☆.....☆

حسن خلق کی اہمیت

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

انسان میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی فطری خوبیاں رکھی ہیں، ان فطری خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ہر انسان اچھی رہائش، اچھا لباس، اچھی خوراک، اچھا عہدہ، اونچا مقام، عزت و وقار اور تخت اقتدار پر بیٹھنے کے خواب دیکھتا رہتا ہے اور ان خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تگ و دو بھی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فطری خوبی کی تکمیل کے لئے ایک نسخۂ اکسیر فطرت کے تقاضوں کے مطابق تجویز فرمایا ہے، اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کے لئے دین و دنیا کے اعتبار سے اعلیٰ مراتب اور فضائل حاصل کرنے کی خوشخبریاں سنائی ہیں، یہ نسخۂ اکسیر "حسن خلق" ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور عبادت گزار کے درجہ کو پالیتا ہے۔" (ابوداؤد)

حسن خلق کے معنی میں اگرچہ بہت وسعت پائی جاتی ہے جس کی تشریح علماء اور صوفیاء نے مختلف انداز میں کی ہے، حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ کے قول کے مطابق: خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنا، ایذا رسانی سے رکنا اور نیکی کا حکم کرنا حسن خلق ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن خلق کی فضیلت صیام اور قیام کے مترادف فرمائی کہ ایک شخص دن کو نفلی روزہ رکھے اور رات کو سارے لمحات قیام میں گزارے اور دوسرا شخص بظاہر صیام اور قیام کی نعمت سے محروم ہے لیکن حق تعالیٰ شانہ نے اس کو حسن خلق کی دولت سے نوازا ہے تو یہ دوسرا شخص اپنے حسن خلق کے ذریعے پہلے شخص کے درجہ کو پالے گا، ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص عبادت گزار، نیک اور پارسا تو ہو لیکن بد خلق ہو تو اس کی بد خلقی اس کو جہنم کا حقدار بنا دے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے محلے میں ایک عورت ہے جو بہت عبادت گزار ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد پڑھتی رہتی ہے لیکن وہ عورت زبان دراز ہے اس کی زبان سے اہل محلہ کو اذیت ہوتی ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت جہنمی ہے، پھر اس صحابیؓ نے عرض کیا کہ ایک دوسری عورت ہے کہ وہ زیادہ عبادت گزار تو نہیں ہے، صرف فرائض ہی ادا کرتی ہے نفلی عبادت نہیں کرتی لیکن اس کے اخلاق بہت اچھے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت جنتی ہے۔

دنیا میں ہر شخص عزت اور شہرت کا خواہاں رہتا ہے، دوسرے کی زبان سے اپنی تعریف سننا نہ صرف پسند کرتا ہے بلکہ اپنی تعریف سننے کا متمنی رہتا ہے (الا ماشاء اللہ) لیکن اہل اللہ اور اشراف کے نزدیک یہ تعریف و توصیف ثانوی حیثیت رکھتی ہے ان سب پر فوقیت رکھنے والی چیز حسن اخلاق ہے، اس لئے کہ اگر ایک شخص صاحب علم اور عقل و دانش کا مالک ہے لیکن بد خلق ہے، یہ بد خلقی اس کے لئے بہت بڑا عیب تصور کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے علم و فضل اور دانش مندی سے کوئی دوسرا شخص نفع نہیں اٹھا پائے گا، عبادت گزار عبادت کرتا ہے لیکن اپنے اخلاق کو اچھا نہ کرے تو اس کی عبادات اس بدزبان عورت کی طرح نجات نہیں دلا سکے گی جس کی بدزبانی سے مخلوق خدا محفوظ نہ تھی۔

اسی طرح ظاہری حسن و جمال بھی کوئی کمال کی چیز نہیں ہے اس لئے کہ لوگ تو انسان کو ظاہری شکل و صورت سے نہیں پرکھتے بلکہ اس کے عمل اور اچھے اخلاق سے ہی متاثر ہوتے ہیں، ایک شخص کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو اگر اخلاق اچھے نہیں تو کوئی اس کے منہ نہیں لگتا اور ایک شخص رنگ کا کالا کلوٹا بظاہر بدصورت ہی کیوں نہ ہو لیکن اگر با اخلاق ہے تو اس کی تعریف کے لئے الفاظ بھی اسی طرح اچھے ہوں گے جس طرح حکیم لقمان کی تعریف کتاب اللہ نے کی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔

بد خلقی کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ہمارے اباجی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے ایک وعظ میں فرمایا کہ: میں اپنے عزیزوں میں سے ایک ایسی عورت کو بھی جانتا ہوں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن و جمال سے خوب نوازا تھا لیکن جب وہ اپنے شوہر سے مخاطب ہوتی تھی تو اس کی بداخلاقی کی وجہ سے سننے والے کانوں کو ہاتھ لگایا کرتے تھے، اس کی زبان نے اس کے سارے حسن و جمال پر بدنمائی کا پردہ ڈال دیا تھا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: "بے شک سب سے وزنی چیز جو مومن کے نامۂ اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی قیامت کے دن وہ حسن خلق ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اس شخص کو جو فحش اور بیہودہ بکنے والا ہے۔" (مشکوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: "انسان کو بھلائیوں میں سے کون سی بھلائی دی گئی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اخلاق۔" (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "کان خلقہ القرآن " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا، یعنی قرآن میں جو قابل تعریف اور قابل تقلید صفات ہیں وہ ساری کی ساری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا عملی نمونہ ہیں۔

ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں چادر ڈال کر کہنے لگا کہ: مجھے دو اونٹ مال کے دو، اس لئے کہ نہ مال آپ کا ہے اور نہ آپ کے والد کا، (بیت المال) لوگوں کا مال ہے۔ صحابہؓ فرماتے ہیں اس اعرابی نے چادر کو اس زور سے کھینچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک سرخ ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کی جہالت کے پیش نظر (غصہ نہ فرمایا) فرمایا: استغفر اللہ، استغفر اللہ میں تجھے کچھ نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اس کا بدلہ (قصاص) نہ دے دے گا جو تکلیف تو نے مجھے پہنچائی، وہ اعرابی (دیہاتی) بولا کہ اللہ کی قسم! میں ہرگز بدلہ نہیں دوں گا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو بلایا اور حکم فرمایا کہ اس شخص کو ایک اونٹ جو اور ایک اونٹ کھجوروں کا دے دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ دیکھیں کہ اس دیہاتی کو برا بھلا نہیں کہا بلکہ حسن خلق اور شفقت کا مظاہرہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے اور ہم سے اس اعرابی کا انداز تکلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے ادبی کا گستاخانہ رویہ برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں جو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آج کسی شخص کو ادنیٰ سا کوئی عہدہ یا منصب مل جائے تو وہ دوسروں کو اپنا غلام تصور کرتا ہے، جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "مومن بھولا بھالا، نرم مزاج ہوتا ہے اور فاسق فاجر سخت مزاج و بداخلاق ہوتا ہے۔"

ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو پانچ نصیحتیں فرمائیں، ان میں ایک یہ نصیحت فرمائی کہ: "اپنی عزت (منصب، عہدہ، وجاہت، مرتبہ) اللہ عزوجل کو ہبہ کردو پس جو شخص تجھے گالی دے یا برا بھلا کہے یا تیرے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے اس کو اللہ عزوجل کے لئے چھوڑ دو۔" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ایک ہی جملہ نے زندگی کے بہت سے شعبوں اور پہلوؤں میں بہترین راہنمائی فرمائی۔

اس لئے کہ جب ایک شخص اپنے آپ کو کچھ تصور کر بیٹھتا ہے اپنی "انا" پال پوس کر اس کی عظمت و بڑائی اپنے دل میں بٹھا لیتا ہے تو پھر لوگوں سے توقع رکھتا ہے کہ لوگ اس "انا" کے بت کو جھک کر سلام کریں یا محبت وعقیدت کے ساتھ استلام کریں، اس سے صاحب بہادر کی انا کو تسکین ملتی ہے، اگر لوگ اس طرف توجہ نہ دیں تو اسے ناگواری اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اگر کوئی شخص اپنی حیثیت کی نفی کر کے اللہ کے حضور سربسجود ہو جائے، اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر کے "وتعز من تشاء و تذل من تشاء " کا ورد اور مراقبہ کرنے لگے تو کوئی بعید نہیں کہ دنیا کے سارے جھگڑے اور پریشانیاں حل ہو جائیں، اللہ کی مدد اور نصرت سایہ فگن ہو جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک شخص گالی گلوچ کر رہا تھا، برا بھلا کہہ رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مجلس میں تشریف فرما تھے، اس شخص نے حضرت ابوبکرؓ کو ایک بار، دو بار برا بھلا کہا، آپؓ خاموش رہے، جب اس شخص نے تیسری مرتبہ برا بھلا کہا تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی جواب دینا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ابوبکر کو بڑی حیرانگی ہوئی کہ جب تک وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا اور میں خاموش رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا لیکن جونہی میری زبان سے برابری کرنے کے الفاظ نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگواری ہوئی، اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھ پر غصے کیوں ہو گئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تک وہ برائی بیان کرتا رہا اللہ کا فرشتہ آسمان سے نازل ہو کر اس کو جھٹلاتا رہا، پس جب آپ نے اس کا مقابلہ اور جواب دینا شروع کیا تو شیطان درمیان میں واقع ہو گیا، سو میرے لئے مناسب نہیں کہ میں اس مجلس میں بیٹھوں جہاں شیطان واقع ہو جائے۔"

حسن اخلاق اور اسلامی آداب کا تقاضا ہے کہ ہم دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں، برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنی ناجائز توقعات اور جھوٹی "انا" کی خاطر دوسروں کو تختہ مشق نہ بنائیں، آج ہمارے گھروں، محکموں اور اداروں حتیٰ کہ دینی درس گاہوں اور تربیت گاہوں میں بھی پریشانی اور کشمکش کی کیفیت پائی جاتی ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر پاتے، ہم منصب شخص دوسرے کو برداشت نہیں کر رہا، استاد و شاگرد باہم دست و گریباں ہیں، مریدین اپنے شیخ سے شاکی ہیں اور شیخ اپنے مریدین سے نالاں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے: "جس نے عابد اور صوفی بننا ہو کسی اور خانقاہ میں چلا جائے اور جس نے انسان بننا ہو وہ مجھ سے بیعت کرے۔"

صوفیائے کرام انسانوں کو انسان بنا سکھاتے تھے، اپنی ذات کی نفی کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا جذبہ پیدا کرتے تھے لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرنا، غصہ پر قابو پانا، حلم، بردباری، برداشت جیسے اوصاف حمیدہ اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتے تھے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں بھی حسن اخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

مولانا عبداللہ شہیدؒ

ایک عہد ساز شخصیت

عبدالرؤف محمدی

17 اکتوبر 1998ء کا سورج دو عظیم ہستیوں کو بھی اپنے ساتھ لیکر غروب ہوا۔ ہفتہ کے دن کراچی میں حکیم سعیدؒ اور اسلام آباد میں مولانا عبداللہ کو شہید کیا گیا۔ مولانا عبداللہ شہید 1935ء میں ضلع راجن پور تحصیل روجھان کے ایک دورافتادہ قصبے میں پیدا ہوئے۔ جو بعد میں ''بستی عبداللہ شہید'' کے نام سے مشہور ہوا آپ نے ابتدائی تعلیم ضلع رحیم یارخان کے ایک مدرسہ خدام القرآن سے حاصل کی، حفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل کرنے اور درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کسب فیض کیا اور علوم حدیث کے حصول کے لئے کراچی کی طرف رخت سفر باندھا اور 1957ء میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے دورۂ حدیث مکمل کیا۔

جب پاکستان کا دارالحکومت کراچی سے اسلام آباد منتقل ہوا تو اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) کی خطابت کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے حضرت شہید کا انتخاب فرمایا اور 1966ء میں آپؒ اسلام آباد تشریف لے آئے۔ لال مسجد کی خطابت سنبھالنے کے ساتھ حضرت شہیدؒ نے جامعہ فریدیہ کے نام سے ایک عظیم الشان دینی درسگاہ کی بھی بنیاد رکھی۔ 32 سال تک آپؒ اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد سے حق وصداقت کی آواز بلند کرتے رہے۔ آپ نے ہمیشہ وقت کے حکمرانوں کی اصلاح کے لئے مثبت تنقید کی، جس کی پاداش میں آپ پر طرح طرح کے مظالم بھی ڈھائے گئے، قتل کی دھمکیاں بھی ملیں اور کئی بار آپ کو لال مسجد کے منصب خطابت سے ہٹانے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ ایک مرتبہ آپؒ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا مگر آپؒ نے کبھی مداہنت سے کام نہیں لیا، آپؒ وقت کے ظالم وجابر حکمرانوں کو ان کی غلطیوں اور کج روی پر علی الاعلان اور برملا ٹوکتے رہے، باطل کے منہ زور طوفانوں اور بلاخیز سیلابوں کو روک کر ان کا رخ موڑتے رہے۔ ان کی حق گوئی وبے باکی نے ہمیشہ حکومتی ایوانوں میں لرزہ طاری کئے رکھا۔ آپؒ دینی غیرت وحمیت سے سرشار ہوکر کسی مصلحت کو خاطر میں لائے بغیر ہمیشہ کلمہ حق بلند کرتے رہے۔ جس کے نتیجے میں آپ کو ایک مرتبہ اغوا کیا گیا اور آپؒ پر بدترین تشدد کیا گیا۔ حضرتؒ خود فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے ایک چارپائی پر لٹا کر مضبوطی سے باندھ دیا گیا اور بجلی کی ننگی تاریں میرے منہ کے بالکل قریب کردی گئیں اور ایک پستول میرے سینے پر رکھ دیا گیا۔ مجھے بار بار کرنٹ لگایا جاتا مگر اللہ نے مجھ پر اتنا کرم کیا کہ مجھے شدید نیند آنا شروع ہوگئی اور میں اونگھنے لگا اس پر وہ ظالم جھلا اٹھے کہ ہم آپ کو جگانے اور ستانے کے لیے پوری رات جاگتے ہیں اور آپ کو نیند آجاتی ہے۔''

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت شہیدؒ کو پانچ مرتبہ گرفتار کیا گیا۔ 7 ستمبر کو جب قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس وقت بھی مولانا جیل میں ہی تھے حضرت فرماتے ہیں کہ ''یہ پہلا موقع تھا کہ جیل کے اندر ہونے کی وجہ سے میں رمضان المبارک میں قرآن کریم بھی نہ سنا سکا بہرحال مجھے اس بات پر خوشی تھی کہ کم ازکم پاکستان میں آئینی طور پر تو فتنہ قادیانیت کا قلع قمع ہوگیا ہے''

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں قادیانیوں کے لئے شعائر اسلام کے استعمال کی ممانعت کا قانون پاس ہوا۔ صدر نے جس قلم سے ان دستاویزات پر دستخط کئے وہ بعد ازاں حضرت کو دے دیا جو تادم شہادت آپؒ کے پاس محفوظ رہا اور آج بھی جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں حضرت کی دستار کے ساتھ محفوظ ہے۔ یادش بخیر مولانا عبداللہ شہیدؒ کے دور میں بھی لال مسجد تمام تحریکوں کا مرکز ہوا کرتی تھی، اس دور میں بھی آج کل کے سلمان تاثیر کی طرح بعض عاقبت نااندیش حکمرانوں نے انسداد توہین رسالت کے قانون میں ترمیم وتحریف کا خواب دیکھا تو مولانا عبداللہ شہیدؒ اس مذموم منصوبے کے خلاف شروع ہونے والی مزاحمتی تحریک کے سالار بن گئے اور لال مسجد

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

اس تحریک کا مرکز، ایک جمعہ کو احتجاجی جلسہ تھا اس وقت میری عمر غالباً بارہ برس تھی ۔ مجھے میرے برادر مکرم مولانا عبدالقدوس محمدی نے تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر تقریر لکھ کر دی، میں نے مولانا کی موجودگی میں تقریر کی ،عجیب سماں تھا تا حد نظر عاشقان مصطفیٰ، ان کے فلک شگاف نعرے، مولانا سبحان اللہ اور ماشاءاللہ کہہ کر میری حوصلہ افزائی فرما رہے تھے ۔اگلے دن مولانا جامعہ تشریف لائے، مجھے کلاس سے بلایا اور فرمایا کہ کل والی تقریر دوبارہ سناؤ، میں بیٹھ کر سبق کی طرح سنانے لگا تو فرمایا ایسے نہیں، کھڑے ہو کر سناؤ کل کی طرح خطیبانہ انداز میں سناؤ، میں نے سنائی تو بہت خوش ہوئے ،اس تقریر میں ایک جملہ تھا کہ ”میں عالم اسلام کے تمام بچوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حرف نہیں آنے دیں گے..... اس کے بعد مزید اسی مفہوم کے جملے تھے جن پر مولانا دیر تک سر دھنتے رہے اور مجھے بہت شاباش دی اور نقد انعام بھی دیا۔ اس کے بعد جب کوئی مہمان آتا اور مولانا درسگاہوں کے دورے پر تشریف لاتے تو میرا تعارف ضرور کرواتے ۔ میں بہت کمسن تھا مگر مولانا کی اس ذرہ نوازی اور حوصلہ افزائی نے مجھے بہت تقویت اور حوصلہ بخشا میں آج بھی مولانا کی ان تھپکیوں کا اثر محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

1997ء میں حضرت شہیدؒ کو رویت ہلال کمیٹی کا چیئر مین بنایا گیا تو اس سال بظاہر قرائن سے عیدالفطر جمعہ کے دن آرہی تھی تو ایک اعلیٰ حکومتی شخصیت نے حضرتؒ کو فون کیا اور کہا کہ آپ عید جمعہ کی بجائے جمعرات کو کرادیں تو ہم آپ کو خوش کردیں گے تو حضرت نے جواباً فرمایا ”واہ وا کیا بات ہے؟ اللہ تعالیٰ جب عید جمعہ کے دن لائے تو عبداللہ کون ہوتا ہے جمعرات کے دن عید کرنے والا؟ اگر عید جمعہ کے دن ہے تو اسی دن ہوگی“

17 اکتوبر 1998ء بروز ہفتہ دن 12 بجے لال مسجد کے صحن میں ظالم وسفاک قاتلوں اور انسان نما بھیڑیوں نے مجاہد اسلام، نمونہ اسلاف، عالم باعمل، حق گو، بے باک اور درویش منش انسان حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کو گولیوں سے نشانہ بناتے ہوئے شہید کر ڈالا۔

آپ کی نماز جنازہ اسی روز نماز مغرب کے بعد لال مسجد کے باہر ادا کی گئی نماز جنازہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی ۔ مولانا عبداللہ شہیدؒ کا آخری دیدار کرنے والے ان کا وہ گلاب سا مسکراتا چہرہ کبھی نہ بھول پائیں گے، یوں لگتا تھا جیسے سو رہے ہیں اور ابھی اٹھ بیٹھیں گے۔ مولانا عبداللہ کو بعد ازاں جامعہ فریدیہ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا آپ کی قبر سے کئی دن تک انوکھی خوشبو مہکتی رہی جب لوگوں کی کثرت سے آمدورفت شروع ہوئی اور عقیدتیں اور محبتیں بے قابو ہونے لگیں تو مولانا عبدالعزیز نے دعا کی تو وہ خوشبو اوپر کی مٹی سے قبر کے اندر منتقل ہوگئی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

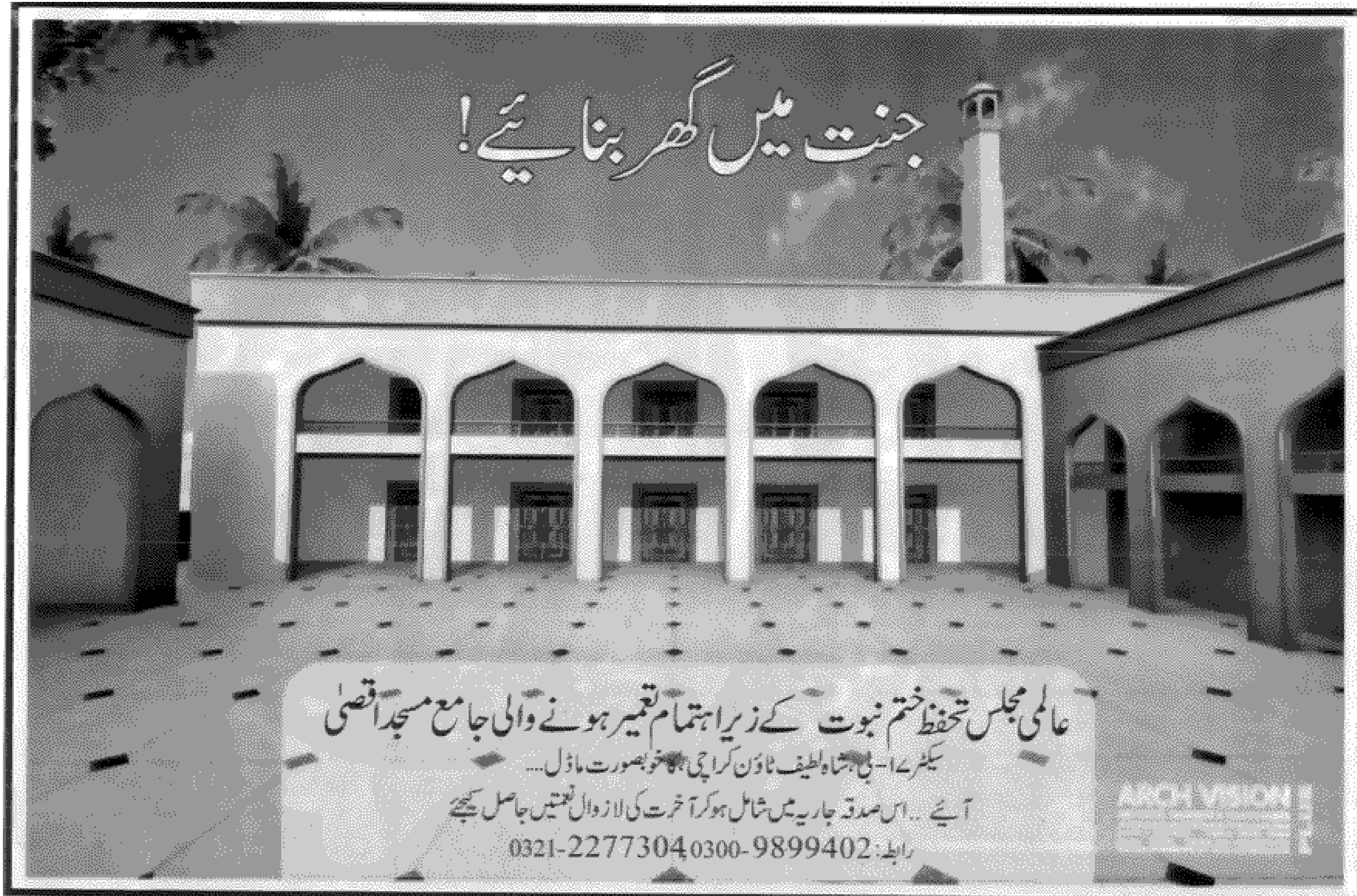
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی شاہ لطیف ٹاؤن کراچی کا خوبصورت ماڈل....
آیئے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304

لا نبی بعدی

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

وہ ایسا ہی

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اہلِ ایمان پاکستان اس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور اربابِ حل و عقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت، ملتان، پاکستان

061-4514122, 042-5862404

عکاظ پرنٹرز لاہور 042-37574180